(1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوفی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار کے کردار وحیات پر ایک نظر

قارئین کرام! مذہب اسلام کو شروع دن سے ہی باطل فرقوں اور مذاہب کی سازشوں کا سامنا ہے۔ جنہوں نے ہر طرح سے یہ کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح اس مذہب کو کمزور کیا جائے انہی باطل فرقوں میں سے ایک فرقہ یا گروہ جاہل ''صوفیاء'' کا گروہ ہے۔ جنہوں نے تصوف جیسے مقدس نام کی آڑ لیکر دین اسلام کو ایک مذاق بنا دیا ہے۔ انہی جاہل، بدعتی اور گمراہ صوفیوں میں سے ایک نام نہاد صوفی کا نام ''مسعود احمد لاثانی سرکار'' ہے۔ جو کہ پیپلز کالونی فیصل آباد کا رہنے والا ہے۔ اور نقشبندی سلسلے میں ولی محمد جو کہ بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ تھا کا مرید وخلیفہ ہے۔ یہ شخص اپنے بارے میں خدائی اختیارات کا دعوی رکھتا ہے اور اپنے جھوٹے خوابوں کی بنیاد پر خود کو شریعت میں ہر کسی کی ترمیم و تنسیخ کا مجاز سمجھتا ہے۔ اس شخص نے اپنے مریدوں کے جھوٹے خوابوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام کے مقابلے میں اپنی ایک نئی شریعت ایجاد کر لی ہے۔ یہ لوگوں کے سامنے اپنا ایک دیومالائی کردار پیش کر رہا ہے بقول اس کے حضورﷺ کی نظر ہر وقت مجھ پر ہوتی ہے، مجھ سے بیعت نبیﷺ سے بیعت ہے میرا انکار نبیﷺ کا انکار ہے میرا در نبیﷺ کا در ہے۔ معاذ اللہ۔ مجھ پر اعتراض کرنے والے اللہ اور اس کے رسولﷺ پر اعتراض کرنے والے ہیں اسلئے کہ میں جو بھی بولتا ہوں جو بھی کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسولﷺ کے حکم سے کرتا ہوں۔ العیاذ باللہ۔

لیکن دوسری طرف جب ہم اس شخص کے کرادر کا تنقیدی نظر سے جائزہ لیتے ہیں تو ایک بڑی بھیانک تصویر ہمارے سامنے ابھرتی ہے کہ یہ شخص مرشد اکمل، ولی، کمالات، صفات و بزرگی میں ''لاثانی'' تو کیا ''شریف آدمی'' بھی کہلائے جانے کے لائق نہیں۔

آپ کے سامنے اس شخص کا کردار پیش کرنے کی ضرورت اس لئے ہمیں پیش آئی کہ ہر مصلح کیلئے ضروری ہے کہ وہ کردار کا کھرا ہو اس لئے کہ جب وہ اپنی اصلاح نہ کر سکا تو قوم اور اپنے ماننے والوں کی کیا اصلاح کرے گا؟؟۔ خود نبی کریمﷺ کی ذات اس سلسلے میں ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ جب جبل ابوقبیس میں آپﷺ نبوت کا دعوی کرنے کیلئے گئے تو

(2

سب سے پہلے اپنا کردار اپنی قوم کے سامنے پیش کیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے آپ سے زیادہ سچا اور امانت دار کسی کو نہ پایا آپ تو صادق و امین ہیں۔ اب آئیے ہم اسی اصول پر صوفی مسعود صاحب کا کردار آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اور فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

دینی و دنیاوی لحاظ سے ناقص تعلیم

تعلیم کے لحاظ سے صوفی صاحب بالکل ناقص آدمی ہیں۔ دنیاوی تعلیم تو انہوں نے جیسے تیسے کر کے ۱۲ بارہویں جماعت تک حاصل کر لی (مرشد اکمل، ص۳۳، نوری کرنیں، ص۱۳۹) مگر دینی تعلیم کے متعلق ان کا کوئی ریکارڈ ہمیں میسر نہ ہو سکا کہ انہوں نے کسی دینی مکتب میں بیٹھ کر قرآن پڑھا ہو یا بنیادی دینی تعلیم حاصل کی ہو۔

(۱) مرشد اکمل

(۲) فیوض و برکات

(۳) مخزن کمالات

(۴) نوری کرنیں

(۵) میرے مرشد

یہ پانچ کتابیں خاص طور پر صوفی صاحب کی سوانح اور کمالات پر مشتمل ہے مگر یہ تمام کتابیں ان کی دینی تعلیم کے متعلق ہمیں کوئی ریکارڈ دینے سے قاصر ہیں۔ البتہ اگر انہوں نے کچھ تھوڑا بہت دین کے متعلق پڑھا بھی تو وہ کسی ماہر عالم دین کے زیر سایہ رہ کر نہیں بلکہ اپنے ذاتی مطالعہ کی بنیاد پر جبکہ وہ اس دوران کالج کی پڑھائی سے مفرور تھے اور سگریٹ نوشی کی لت پڑ چکی تھی چنانچہ صوفی صاحب لکھتے ہیں:

دنیا کی بڑھتی ہوئی بے حیائی، مادہ پرستی اور نفسا نفسی کا عالم دیکھ کر دل تو دنیا سے پہلے ہی اچاٹ رہنے لگا تھا اب یہ بے رغبتی اس حد تک بڑھی کہ دنیاوی تعلیم کو بھی خیر باد کہہ دیا اور دینی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ یہ مطالعہ اس قدر وسعت اختیار کر گیا کہ سینکڑوں احادیث و واقعات از بر ہو گئے۔ (مرشد اکمل، ص۳۴، ۳۵)

سینکڑوں احادیث از بر ہونا بھی صوفی صاحب کی کذب بیانی ہے ان کی دو کتابیں ''مرشد اکمل'' اور ''رہنمائے اولیاء'' ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں پچاس صحیح حدیثیں بھی مشکل سے ملیں گی۔ ان دونوں کتابوں پر عنقریب ہم اپنا تجزیہ ایک الگ مضمون میں پیش کریں گے۔ باقی ان کا یہ کہنا کہ دنیا کی بے حیائی سے دل اچاٹ لگنے لگا بھی صریح

(3

کذب بیانی ہے اس لئے کہ صوفی صاحب بیعت ہونے کے باوجود بھی اس بے حیائی میں ملوث رہے ہیں ثبوت آگے آرہا ہے۔

صوفی صاحب کا بچپن

قارئین کرام! اولیاء اللہ کا بچپن بھی گناہوں اور دنیاوی غلاظت سے پاک ہوتا ہے اور پھر صوفی صاحب جیسے آدمی جنکا دعوی صرف ولی اللہ ہونے کا نہیں بلکہ ''لاثانی'' ہونے کا ہے ان کی تو ہر ہر ادا ہر ہر پل ہر ہر لمحہ باقی دنیا سے ''لاثانی'' ہونا چاہئے مگر دوسری طرف وہ خود اپنی کتاب میں جگہ جگہ اپنی ''نجس'' زندگی کی پردہ کشائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

سارا منظر میری آنکھوں کے سامنے بھی ایسے دکھائی دے رہا ہے جیسے ٹیلی ویژن کی سکرین پر منظر دکھائی دیتا ہے۔ میں یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوا کہ آپ سرکار سے میری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی پوشیدہ نہ رہا یہ دیکھ کر میں آپ کے حضور معافی کا طلبگار رہا کیونکہ بندہ بشر ہونے کے ناطے میں نے بھی اپنی زندگی میں دانستہ یا نادانستہ طور پر کئی گناہ اور غلطیاں کیں تھیں اور غلط خیالات بھی آئے تھے۔ (مرشد اکمل، ص ۴۸)

صوفی صاحب کو نمازوں کا بھی پتہ نہیں

قارئین کرام نماز دین اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے مگر ولیوں کے سردار ہونے کا دعوی کرنے والے اس ''جاہل صوفی'' کو جوانی تک اور بیعت ہونے کے بعد بھی نماز جیسی بنیادی عبادت کے بارے میں کوئی علم نہ تھا چنانچہ خود لکھتا ہے کہ:

نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد آستانہ عالیہ پر نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو گئی جب ہم فرض پڑھ چکے اور میں سنتوں کیلئے نیت باندھنے لگا۔ (مرشد اکمل، ص ۴۹)

غور فرمائیں اس جاہل شخص کو اتنا بھی علم نہیں کہ فجر کی سنتیں فرض سے پہلے ادا کی جاتی ہیں اور اگر کسی وجہ سے قضاء ہو جائیں تو طلوع آفتاب سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں۔ جب سارا بچپن کسی کے ''غلط خیالات'' میں گزار دیا ہو تو نماز روزے سیکھنے کا خیال آخر کب آیا ہوگا۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ اس شخص کا پیر بھی وہیں موجود تھا مگر اس کو ٹوکا نہیں معلوم ہوا جیسا جاہل مرید ویسا جاہل پیر۔

صوفی صاحب نماز کے بالکل پابند نہیں

(4)

حقیقت یہ ہے کہ صوفی صاحب کو نمازوں سے کوئی رغبت نہیں ہے اور معمولی معمولی باتوں پر کئی کئی نمازوں کو قضاء کر دینا صوفی صاحب کا معلوم بن چکا ہے۔ ملاحظہ ہو اس سلسلے میں چند حوالے:

اسی رات خواب میں پیرو مرشد تشریف لائے اور تنبیہ فرمائی

لوگ تجھے درویش سمجھتے ہیں اور تو نمازیں قضاء کرتا ہے۔ تو نے تین فرض نمازیں قضاء کر دیں یہ تو نے منہ پر داڑھی کا بورڈ لگا رکھا ہے۔ (مرشد اکمل، ص ۶۳)

صوفی صاحب کے مریدوں سے بھی ہم گزارش کریں گے کہ وہ صوفی صاحب کی داڑھی دیکھ کر ان کو نیک اور بزرگ نہ سمجھیں یہ تو بقول آپ کے داد پیر صاحب کے اس شخص نے اپنی جھوٹی درویشیت ثابت کرنے کیلئے داڑھی کا بورڈ لگایا ہوا ہے۔ ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

انہی دنوں ایک مرتبہ پھر میرے ساتھ ایسا ہی ہوا کیفیات کچھ ایسی ہوتیں کہ میری تین چار نمازیں قضاء ہو گئیں۔ اس کے بعد جب آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا تو پیرو مرشد نے سب لوگوں کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر میری کمر پر ہلکے ہلکے دو تین مکے لگائے یہاں تک کہ میرا سر دیوار سے جا ٹکرایا پھر جلال میں فرمایا

ظالم نمازیں قضاء کرتا ہے تو نے فرض نمازیں قضاء کر دیں۔ (مرشد اکمل، ص ۶۴)

لیجئے فاسق فاجر تو تھا ہی یہ شخص تو خود اپنے پیر کی زبان سے ظالم بھی ثابت ہوا۔ ایک اور جگہ صوفی صاحب لکھتے ہیں:

نماز پڑھنے کو دل نہ چاہتا کئی دفعہ تو ایسا ہوا کہ نماز کیلئے کھڑا بھی ہو گیا لیکن پوری نماز نہ پڑھی بمشکل فرض ہی ادا کر پاتا سنتیں اور نوافل نہ پڑھ پاتا۔ (مرشد اکمل، ص ۶۶)

نبی ﷺ تو فرماتے ہیں کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نماز کو مومن کی معراج کہا جاتا ہے کہ اس عبادت میں بندہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے مگر یہ کہتا ہے کہ نماز پڑھنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ یہ کیسا صوفی ہے۔۔۔؟؟؟ کیا ولی ایسے ہوتے ہیں۔۔؟؟ خدارا اس شخص کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس گمراہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر اپنی آخرت کو برباد نہ کریں۔ صوفی صاحب کی جماعت کے لوگوں نے ایک کتاب ''نوری کرنیں'' کے نام سے شائع کی جس کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے حکم پر لکھی گئی آئیے دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں بے نمازی کیلئے کیا وعیدیں ہیں:

جنت کے لوگ دوزخ میں جلنے والوں سے پوچھیں گے کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ القرآن (نوری کرنیں، ص ۱۱۰)

(5

ابواللیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے۔ (نوری کرنیں، ص ۱۱۰)

ہم صوفی صاحب کے مریدوں سے عرض کریں گے کہ آپ کے پیر صاحب کا نام تو جہنم کے دروازے پر لکھا جا چکا ہے جس میں وہ ہر صورت میں داخل ہونگے یہ میں نہیں کہہ رہا نبی کریمﷺ فرما رہے ہیں اب ایک جہنمی کو اپنا امام اور پیر بنانے والے کیا خود اس کے ساتھ جہنم میں نہیں جلیں گے۔۔؟؟؟ جو شخص خود جہنمی ہے وہ بھلا کسی اور کو جہنم سے کیا بچائے گا۔

اسی کتاب میں نمازیں قضاء کر دینے والوں کے متعلق بھی وعیدیں ذکر کی گئی ہیں ان کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضورﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز قضاء کر دیگا وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور ایک حقب کی مقدار اسی (۸۰) برس ہوتی ہے اور ایک برس ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک برس کے برابر ہوگا۔ (نوری کرنیں، ص ۱۱۲)

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ ایسے شخص کو جس پر جہنم واجب ہو چکی ہے پر لعنت بھیج کر کسی حقیقی اللہ والے کو تلاش کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں یا اس جہنمی کی اقتداء کر کے خود بھی جہنم کو اپنا مقدر بناتے ہیں

پسند اپنی اپنی امام اپنا اپنا

صوفی صاحب نماز جمعہ کی بھی پابندی نہیں کرتے

اسی کتاب نوری کرنیں میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ:

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے وعید۔۔۔کافروں اور منافقوں کا فعل

(نوری کرنیں، ص114)

اس کے بعد ایک حدیث نقل کی گئی اور اس کی تشریح میں لکھا کہ:

اس حدیث پاک میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کو کافر اور منافق کہا گیا ہے گویا مسلمان سے یہ بات ہو ہی نہیں سکتی۔ (نوری کرنیں، ص115)

اور آگے ایک اور حدیث نقل کی کہ:

آدمی کی بدبختی کیلئے یہ کافی ہے کہ موذن کی آواز کو سنے اور نماز کو نہ جائے۔

(نوری کرنیں، ص115)

(6

ان حوالوں سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے کہ:

(۱) نماز با جماعت ادا نہ کرنے والا کافر ہے۔

(۲) منافق ہے۔

(۳) مسلمان سے اس قسم کا گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔

(۴) ایسا شخص بد بخت ہے۔

اب آئے نماز با جماعت کے متعلق لاثانی انقلاب کے پیر و مرشد کا حال بھی معلوم کر لیں اس فرقے کی ایک کتاب ''مخزن کمالات'' ہے اس میں یہ لوگ اپنے پیر کی مدح سرائی میں ایک واقعہ لکھتے ہیں مگر حقیقت میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیر کے چہرے سے صوفیت کا جعلی نقاب نوچ کر اس کا اصل چہرہ عوام کے سامنے ظاہر کر دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:

ایک آدمی جمعہ کے دن آیا۔ اس نے دیکھا کہ سرکار نے اپنے آستانہ عالیہ میں اکیلے ہی نماز جمعہ ادا کی۔ اور کہا یہ کیسا پیر ہے جو دوسروں کو تو نماز با جماعت کی تلقین کرتا ہے خود اکیلا نماز ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد اس آدمی نے لنگر کھایا اور گھر چلا گیا۔ اس رات تقریباً چار، پانچ بجے کے قریب وہ آدمی آستانہ عالیہ پر آیا وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔ لوگوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا مسئلہ پیش آیا تو اس نے اپنا واقعہ سنایا اور پھر کہا کہ جب میں گھر جا کر سویا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا رحمۃ اللعالمین حضور ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ کو دیکھتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا، میں اپنے مقدر پر ناز کرنے لگا لیکن اگلے ہی لمحے میں نے جو سنا اس سے میری ساری خوشی خاک میں مل گئی، آپ ﷺ نے فرمایا تم کون ہوتے ہو لاثانی سرکار پر اعتراض کرنے والے، لاثانی سرکار نے تو کل نماز جمعہ ہمارے ساتھ پڑھی ہے روحانی طور پر (مخزن کمالات ص 122)

نوری کرنیں میں لکھا کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والا کافر منافق بد بخت ہے اور یہاں خود واضح کر دیا کہ صوفی مسعود جماعت کا پابند نہیں وہ بھی جمعہ جیسے عظیم الشان اجتماع کا پس ثابت ہوا کہ صوفی مسعود:

(۱) منافق

(۲) کافر

(۳) بد بخت

(۴) بے دین ہے۔

اور ظاہر بات ہے کہ ایک کافر منافق بد بخت کبھی بھی نبی کریم ﷺ کا محبوب نہیں ہو سکتا لہٰذا خواب میں نبی کریم ﷺ کا تشریف لانا سراسر جھوٹا اور من گھڑت واقعہ ہے یوں لاثانی فرقے کے لوگ گستاخ رسول ﷺ اور کذاب بھی ہوئے۔

(7)

صوفی صاحب نشے کے بھی عادی ہیں

صوفی صاحب کو چونکہ بچپن سے کوئی دینی ماحول نہیں ملا اس لئے آوارہ گرد دوستوں کی صحبت میں رہ کر صوفی صاحب بہت سی معاشرتی برائیوں میں بھی ملوث ہوگئے تھے انہی برائیوں میں سے ایک برائی نشہ کرنے کی عادت بد بھی ہے چنانچہ صوفی صاحب اپنی اس عادت کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ:

کوئی بھی ایسا شخص جو پان، بیڑی، حقہ، سگریٹ یا تمبا کو پینے والا اور بغیر داڑھی والا ہو ختم خواجگاں کی محفل میں نہیں بیٹھ سکتا تھا بیعت کے ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب میں آستانہ عالیہ جاتا اور وہاں ختم خواجگاں کی محفل کا وقت ہوتا تو دیکھتا جو کوئی پان، سگریٹ، حقہ، تمبا کو پینے والا ہوتا خود ہی محفل سے الگ ہو کر ایک طرف جا کر بیٹھ جاتا میری چونکہ ابھی داڑھی بھی نہیں تھی اور میں سگریٹ پیتا تھا اس لئے ایک طرف جا کر بیٹھ جاتا۔ (مرشد اکمل، ص ۵۳، ۵۴)

اس حوالے میں خود صوفی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ وہ نہ صرف داڑھی منڈھے فاسق فاجر تھے بلکہ سگریٹ پینے کے عادی بھی تھے۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

سب سے بڑی بات کہ میں سگریٹ پیتا تھا اور میری داڑھی بھی نہیں تھی پس میں نے اس وقت کچھ پس و پیش سے کام لینا چاہا تو آپ نے فرمایا

بابو جی! ہم جو کہہ رہے ہیں آپ امامت کراؤ جی

پس میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے امامت کرائی۔ (مرشد اکمل، ص ۵۵)

یہاں صوفی صاحب کے مرشد کی بدبختی دیکھئے کہ ایک چرسی موالی اور داڑھی منڈھے فاسق فاجر کو نماز کا امام بنا دیا اور سب کی نمازیں خراب کر دیں جبکہ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فاسق خاص کر داڑھی منڈھے کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور پھر بنایا بھی تو صوفی مسعود جیسے شخص کو جو نہ صرف فاسق فاجر بلکہ جاہل بھی جس شخص کو فجر کی نماز پڑھنا نہ آتی ہو وہ امامت کیا خاک کروائے گا؟؟؟۔

صوفی صاحب کی والدہ بھی اپنے بیٹے کے کرتوتوں سے بیزار

ہر وقت کی آوارہ گردی اور نشے کی لت نے صوفی صاحب کی ماں کو بھی صوفی صاحب سے بیزار کر دیا تھا چنانچہ نوری کرنیں میں ہے کہ:

(8)

آپ کی والدہ محترمہ آپ کے ہمراہ آستانہ عالیہ (ملتان شریف) حاضر خدمت ہوئیں تو حضور میاں صاحب سے شکایتاً عرض کی حضور! یہ کوئی کاروبار نہیں کرتا اور سگریٹ پیتا ہے آپ ہی اسے کچھ سمجھائیں (نوری کرنیں، ص۱۴۹)

بلکہ اس شخص کی حرکتوں سے تو اس کو پورا خاندان ہی بیزار تھا چنانچہ صوفی صاحب اپنے بارے میں خاندان اور برادری کے تاثرات ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں کہ:

یہ نشہ بھی کرتا ہے اور جواء بھی کھیلتا ہے کیونکہ ہر وقت نشے کی حالت میں رہتا ہے۔ (مرشد اکمل، ص۵۹)

صوفی صاحب زناء کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے

صوفی صاحب کی زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو کسی عورت کے ساتھ زناء کرنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی اور جہاں اس کو موقعہ ملتا ہے یہ شخص اپنی ہوس بجھانے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ خود لکھتا ہے کہ:

ایک دن جب گرمی بہت زیادہ تھی۔ سب اپنے اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے۔ اس وقت بازار کی رونقیں بھی گرمی کی وجہ سے ماند پڑی ہوئیں تھیں۔ میں غلہ منڈی اپنی دکان پر اکیلا تھا۔ اتنے میں ایک گانے بجانے والی عورت وہاں آئی۔ شیطان نے مجھے ورغلایا اور اسے دیکھ کر میری نیت میں فتور آ گیا تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے فعل بد کا ارادہ کیا اور اس کی مرضی سے اسے اندر لے آیا۔ اندر آ کر میں نے دروازے کی کنڈی لگالی۔ پھر جیسے ہی میں نے غلط ارادے سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اسی وقت میں نے دیکھا کہ پیر و مرشد چادر والی سرکار تیزی سے آستانہ عالیہ سے پرواز کرتے ہوئے وہاں تشریف لائے آپ نے مجھے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا اور بڑے جلال میں فرمایا

او کتے یہ کیا کر رہا ہے تو۔ (مرشد اکمل، ص۹۲)

العیاذ باللہ غور فرمائیں یہ ہے کہ اس شخص کا اصل مکروہ چہرہ محترم قارئین اللہ کا ولی تو وہ ہوتا ہے کہ جو تنہائی میں بھی اللہ کا خوف دل میں رکھے اسے یہ احساس ہو کہ اگر میں لوگوں کی نظروں سے چھپ بھی گیا تو میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے۔۔ مگر اس جعلی ولی کو دیکھیں کہ جیسے ہی تنہائی میں موقعہ ملا فوراً اپنی خباثت پر اتر آیا۔۔ یہ تو صرف ایک واقعہ ہے جو اس شخص نے ذکر کیا اور یہاں بقول اس شخص کے پیر نے اسے بچالیا غور فرمائیں بیعت ہونے سے پہلے اس شخص نے کیا کیا گل کھلائے ہونگے۔

پھر اس کا جھوٹ دیکھیں کہ میں نے دیکھا کہ چادر والی سرکار اپنے آستانے سے اڑ کر آ رہے ہیں خود فیصل آباد کے ایک بند کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور منظر ملتان کا دیکھ رہا ہے پیر ملتان سے اڑتے ہوئے اس کو نظر آ گیا لعنة اللہ علی الکاذبین جھوٹ بولنے کیلئے بھی سلیقہ چاہئے۔۔ پھر لاثانی سرکار کا عقیدہ ہے کہ جو اللہ کا ولی بولے وہی حق سچ ہوتا ہے اور

(9)

اسے کوئی ٹال نہیں سکتا یہاں اس کے پیر نے صاف لفظوں میں اسے ''کتا'' کہا اب لاثانی کے مرید خود فیصلہ کریں کہ وہ ایک ''کتے'' کی پیروی کر رہے ہیں یا کسی ''ولی اللہ'' کی؟؟؟۔

پسند اپنی اپنی امام اپنا اپنا

مگر یہاں صوفی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ آپ مجھے کیوں کوس رہے ہیں میں نے تو جس شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ خود آدھی آدھی رات کو اپنی مریدنیوں کو ''فیض'' دینے پہنچ جاتا تھا چنانچہ صوفی صاحب اپنے پیر کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

حضرت چادر والی سرکار کی مرید ایک عورت (جس پر آپ کی بہت نظر کرم ہے) وہ بتاتی ہیں کہ آپ سرکار روزانہ تہجد کے وقت اس سے ملنے کیلئے جسم سمیت تشریف لاتے ہیں کچھ دیر قیام فرماتے ہیں اور پھر اس کے بعد واپس تشریف لے جاتے ہیں اور اس پر یہ کرم کافی عرصہ سے جاری ہے۔ (مرشد اکمل، ص ۱۴۴)

کیوں صوفی صاحب ایک غیر محرم عورت کے پاس آدھی رات کے بعد آپ کے پیر صاحب کونسا ''کرم'' کرنے جاتے ہیں اور یہ ''نظر کرم'' کس کس طرح ہوتی ہے صاف صاف بتائے گا۔ معذرت کے ساتھ کیا آپ کسی اور کو بھی یہ اجازت دیں گے کہ وہ بھی آدھی رات کو ''جسم سمیت'' آکر آپ کی زوجہ صاحبہ پر اسی طرح نظرم کرم کرے۔۔۔؟؟؟ یا یہ کرم فرمائیاں صرف دوسروں کی ماں بہنوں کیلئے ہیں۔۔۔؟؟؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

قارئین کرام! حقیقت یہ ہے کہ صوفی صاحب کے نزدیک بزرگی نام ہی معاذ اللہ عورتوں سے منہ کالا کروانے کا ہے۔ چنانچہ صوفی صاحب کے ایک مرید نے صوفی صاحب کے کمالات پر ایک کتاب لکھی جس میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھتے ہیں کہ:

پیر صاحب وہ شراب لے کر اپنے حجرے میں چلے گئے اور کچھ دیر بعد مخمور سے باہر تشریف لائے اور مرید سے کہنے لگے میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو، کیا تم کسی کو لا سکتے ہو، وہ مرید اپنے گھر گیا کہ اس کی نئی شادی ہوئی تھی اور بیوی بھی بے حد خوبصورت تھی کہنے لگا آج تک تم سے کوئی بات نہیں منوائی زندگی میں پہلی مرتبہ ایک بات منوانا چاہتا ہوں کہ آج پہلی مرتبہ میرے پیر صاحب نے ایسی خواہش کا اظہار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی ہو، میری گزارش ہے کہ خوب بن سنور کر اور سنگھار کر کے میرے ساتھ چل اور پیر صاحب تجھے جو بھی حکم دیں اس میں کسی طرح بھی سرتابی نہ کرنا اس نے اپنی بیوی کو پیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا پیر صاحب نے پوچھا یہ کون ہے کہنے لگا حضور ہی کی لونڈی ہے پیر صاحب سمجھ گئے کہ یہ اس کی بیوی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا کوئی بازاری عورت نہیں ملی تھی۔ مرید

(10

نے جواب دیا کہ میری غیرت نے گنوارا نہ کیا کہ کوئی بازاری عورت لے کر آؤں اور یہ کہ مجھے تو یہ بہت زیادہ خوبصورت لگتی ہے پیر صاحب کہنے لگے کہ ہاں ہے تو یہ بہت خوبصورت اور اسے اپنے حجرے میں لے گئے اور اسے حجرے میں بٹھا کر فوراہی باہر تشریف لے آئے تو دیکھا کہ مرید نماز میں تھا، آہٹ محسوس کر کے اس نے سلام پھیر دیا اور پریشان ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور کیا ہوا؟ آپ باہر کیوں تشریف لے آئے۔انہوں نے فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کونسی نماز پڑھ رہے تھے۔مرید کہنے لگا کہ میں تو سجدہ شکر ادا کر رہا تھا کہ آپ نے میری خدمت قبول کر لی۔بزرگ نے ارشاد فرمایا تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ یہ سب گناہ کبیرہ ہے میں کیسے یہ سب کچھ کر سکتا ہوں ؟۔اس شخص نے عرض کی حضور میرا ایمان ہے کہ بڑے سے بڑا شرابی، زانی، فاسق، فاجر، شخص خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو اگر آپ اس کے سر پر ہاتھ ہی رکھ دیں تو وہ آپ کی ذات بابرکات کے طفیل ہی بخش دیا جائے گا تو خود آپ کو کیسے اللہ تعالی ان گناہوں پر گرفت کریگا۔

(میرے مرشد، ص۱۳۹،۱۴۰)

غور فرمائیں دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ کس قدر کھلا مذاق ہے یہ بد بخت اپنی بیوی زنا کیلئے پیر کے سامنے پیش کر رہا ہے کیا یہ کھلی بے غیرتی نہیں۔۔۔؟؟؟ پیر کیلئے بازاری عورت لانے پر تو اس دیوث کو غیرت آئی مگر پیر سے اپنی بیوی کا منہ کالا کرواتے ہوئے اس کو غیرت نہیں آتی۔۔۔اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ **لاطاعة المخلوق فی معصية الخالق** خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں مگر یہ بد بخت نہ صرف زناء کروانے پر تیار بلکہ اس پر خدا کا شکر کرتے ہوئے شکرانے کے نوافل ادا کر رہا ہے جو کھلا اور صریح کفر ہے عقائد کی کتابوں میں یہ بات مصرح ہے کہ اگر گناہ کبیرہ کو حلال سمجھ کر کیا جائے تو مرتکب اور اس کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ بد بخت تو نہ صرف حلال سمجھ رہا ہے بلکہ اس پر خدا کا شکر بھی ادا کر رہا ہے العیاذ باللہ۔۔پھر کہتا ہے کہ پیر صاحب اگر کافر کے سر پر بھی ہاتھ پھیر دیں تو اس کی بخشش ہو جائے گی جبکہ اللہ تو فرماتا ہے کہ

ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر مادون ذالک لمن یشاء

اللہ شرک کرنے والے کو تو معاف نہیں کرے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کر دے

مگر یہ بد بخت کہتا ہے کہ نہیں یہ قول درست نہیں میرا پیر تو اگر کسی مشرک کافر کے سر پر صرف ہاتھ پھیر دے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے۔۔میرے نبی ﷺ تو کفار مکہ کیلئے ساری ساری رات روتے رہے ان کی مغفرت نہ ہو مگر اس کا پیر صرف ہاتھ پھیر دے تو مغفرت ہو جائے۔۔۔پھر یہ کہنا بھی کس قدر جہالت ہے کہ اللہ پیر صاحب کو زناء کرنے پر بھی کوئی سزا نہیں دیگا معاذ اللہ کیوں۔۔؟؟؟ کیا پیر صاحب نے اللہ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے کہ جو چاہے کرو۔۔؟؟ کیا تم نے معاذ اللہ اللہ کو ظالم سمجھا

(11

ہوا ہے یا کمزور کہ اللہ عام مخلوق کو تو عذاب دے اور آپ کے پیر صاحب چونکہ اللہ سے بھی معاذ اللہ زیادہ طاقتور ہیں اس لئے وہ چاہے زناء کرے چاہے شراب پیئے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔۔

آخر اس جھوٹی حکایت کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے۔۔۔؟؟؟ یہی نہ کہ صوفی صاحب کے مریدوں اپنے پیر کی اطاعت اس مرید کی طرح کرنا صوفی لاثانی جب شراب مانگے تو بلا چوں و چراں لے آنا جب ان کو دل قوم کی بہو بیٹوں کی عزت کو تار تار کرنے کی خواہش کرے تم اپنی بہو بیٹیوں اور بیویوں کو صوفی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا ہر صورت اس کی اطاعت کرنا اعتراض ہرگز نہ کرنا اس لئے کہ اگر وہ تمہارے گناہ بخشوا سکتا ہے تو اپنے گناہوں پر اس سے باز پرس کرنے والا کون ہے۔۔؟؟؟ العیاذ باللہ

صوفی صاحب خدا کا خوف کریں ایک دن مرنا ہے اللہ کو منہ دکھانا ہے یہ کونسا دین ہے جو آپ اپنے مریدوں کو سکھا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ کیا آپ نے بھی اپنی بہن بیوی کو کبھی پیر کے سامنے ان مقاصد کیلئے پیش کیا ہے۔۔؟؟؟ ہم ایسے پیروں پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں۔

سادگی یا عیاشی

صوفی صاحب کی سادگی کے بارے میں ان کے مرید رقمطراز ہیں کہ:

عام اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ (نوری کرنیں، ص ۱۵۱)

اب ذرا اس سادگی کی ایک جھلک خود صوفی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمالیں

''بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ دار چیزیں فیشن کے طور پر استعمال کرتا ہوں، میں نے اپنی مرضی اور خواہش سے نہیں بلکہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے شروع کیا ہے۔ آج سے کئی سال پہلے میرے مالک و معبود اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ''تم سرخ، سبز، سیاہ، سفید، سنہری، گولڈن، اور جوگیا رنگ پہنا کرو' پھر چند سال بعد اللہ تعالیٰ شانہٗ نے دوبارہ کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اپنے پرانے کپڑے اور جوتے استعمال نہ کیا کرو، یہ تقسیم کر دیا کرو، ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا لباس، جوتا، رہائش کی جگہ اور دیگر استعمال کی چیزیں برتن، بستر وغیرہ بہت اچھے، بیش قیمت ہوں (راہنمائے اولیاء معہ روحانی نکات ص ۲۳۲)

یہ کتنا بڑا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہتان عظیم ہے کہ جو حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو دیا نہیں یہ کہتا ہے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا۔ احادیث مبارکہ میں مردوں کو سرخ کپڑا پہننے کی ممانعت موجود ہے اس کے برعکس یہ کیسے شریعت

(12

کی مخالفت کر رہا ہے حدیث مبارکہ سے تو ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس سادہ ہوتا تھا، تکلف سے پاک بسا اوقات پرانا پیوند لگا ہوا۔ مگر صاف ستھرا، اور اکثر خوشبو سے معطر۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد تھا جب تک پیوند نہ لگوالیا جائے، کپڑا نہ اتارا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کپڑوں میں وفات پائی وہ موٹے کپڑے تہہ بہ تہہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (تاریخ اسلام کامل ص:۴۳، ۴۴، ۴۵ از حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ)۔ جس شخص کی زندگی شریعت کی تعلیمات کے برعکس ہے، وہ کیسے پیر ہوسکتا ہے......؟

قارئین کرام! الحمدللہ اختصار کے پیش نظر آپ کے سامنے صوفی لاثانی کے کردار پر یہ چند حوالے ہم نے پیش کئے جو خود اس کی جماعت کی کتابوں میں موجود ہیں جو بانگ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں کہ یہ شخص اللہ کا ولی یا پیر فقیر نہیں بلکہ ایک بدمعاش، غنڈہ فراڈی، شرابی، کبابی، چرسی، موالی اور زانی عیاش آدمی ہے۔ آپ کے سامنے اس شخص کا اصل کردار لانے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ لوگ اس فتنے سے باخبر ہو جائیں اور اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچالیں۔ صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار لوگوں کے سامنے ایک نیا دین پیش کر رہا ہے۔ صوفی مسعود احمد کے بتائے طریقوں پر چلنا اپنے لئے جہنم میں محل تعمیر کروانا ہے۔ لہٰذا خدارا اپنی آخرت برباد ہونے سے بچائیں اور اس شخص پر لعنت بھیج کر کسی صحیح اللہ والے کو ڈھونڈے جو پوری طرح شریعت محمدی ﷺ پر کاربند ہو اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی باطنی اصلاح کروائیں۔

وما علینا الا البلغ المبین

نوٹ: یہ مضمون صوفی صاحب کی جماعت کو بھیجا جا رہا ہے اگر ان کی طرف سے ہمیں کوئی معقول جواب موصول نہ ہوا تو اس خاموشی کو ان کی شکست تسلیم کی جائے گی اور ہم اس مضمون کو عام شائع کر دینے کا حق محفوظ رکھیں گے جس کی تمام تر ذمہ داری لاثانی سرکار پر ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین (الحدیث)
صالحین کے ذکر کے وقت رحمت (سکینہ) کا نزول ہوتا ہے
مصیبت آئی ہوئی آدمی کی ٹلتی ہے
نگاہ مرد خدا سے قسمت بدلتی ہے
مُرشدِ اکمل
امام الفقراء
حضرت سیدنا ولی محمد شاہ صاحب چادر والی سرکار رح
از
صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار
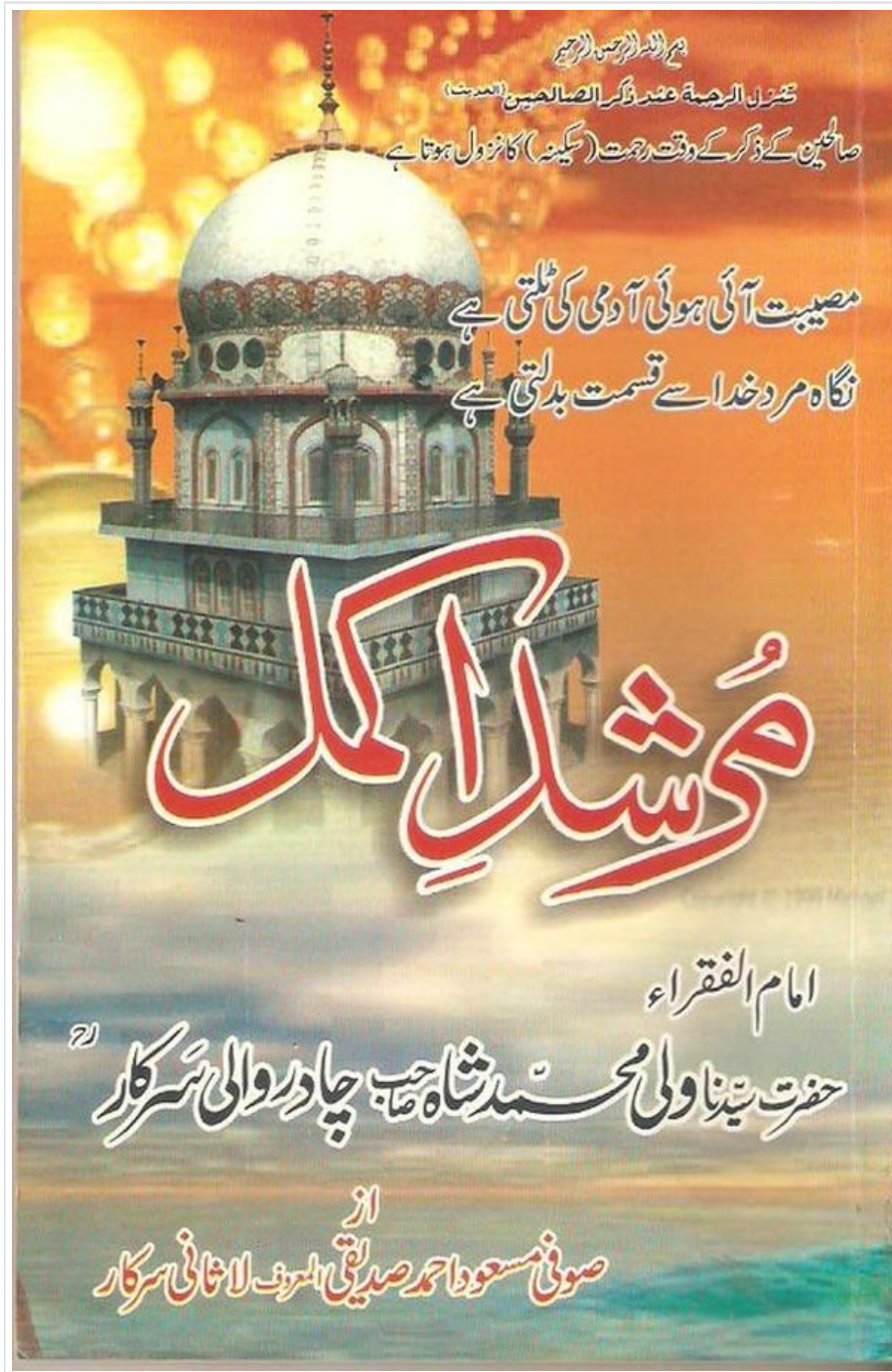
تمہاری مرضی ہے جسے چاہو اندر بھیج دو۔

خواب سے حقیقت تک کا سفر

پے در پے ایسے خوابوں نے مجھے حیران کر دیا تھا کیونکہ میرے لئے یہ سب بالکل نیا اور انوکھا تھا۔ میں یہ تو نہیں جانتا تھا کہ مجھے ایسے خواب کیوں آ رہے ہیں لیکن بڑی شدت کے ساتھ یہ محسوس کر رہا تھا کہ بہت جلد میرے ساتھ کچھ ہونے والا ہے۔ اور پھر ایسا ہی ہوا۔ معاملہ خوابوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ حقیقت میں بھی میرے ساتھ بہت کچھ ہونے لگا۔

میرے دل کو نشانہ بنایا جا چکا تھا۔ بس ایک چنگاری سی تھی جو جل اٹھی تھی جس کی تپش میں اپنے دل میں محسوس کرتا۔ محبت الٰہی کی یہ دھیمی دھیمی آگ مجھے دن رات سلگائے رکھتی۔ آہستہ آہستہ دل دنیا سے بیزار اور یاد الٰہی میں بے چین رہنے لگا۔ اس کے علاوہ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ بہت سے آنے والے حالات و واقعات کے متعلق پہلے ہی خبر ہو جاتی۔ اور جب چند دن بعد ویسا ہی ہوتا تو میں حیران رہ جاتا۔

بارہا ایسا ہوتا کہ میں گھر بیٹھا یا لیٹا ہوتا آنکھیں کھلی ہوتیں اور دوست احباب اور عزیز و اقارب کے پوشیدہ حالات و واقعات مجھ پر منکشف ہونے لگتے۔ ایک دو مرتبہ میں نے ان میں سے کسی سے ان باتوں کا تذکرہ کیا تو وہ حیرانگی سے میرا منہ تکنے لگے اور کہنے لگے تمہیں ان باتوں کی خبر کیسے ہو گئی ان معاملات کا تو سوائے ہمارے کسی کو بھی علم نہیں۔

پھر میں نے اللہ رب العزت کے حضور عرض کی۔ یا اللہ! بے شک تو پردہ پوش ہے اور میں بندہ بشر میں نہیں چاہتا کہ میں کسی کے عیب دیکھوں اور پھر اس وجہ سے اس سے نفرت محسوس کروں میرے پردہ پوش مالک۔ جس طرح تو میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اسی طرح ان کے پوشیدہ معاملات بھی مجھے نہ دکھا۔

دنیا کی بڑھتی ہوئی بے حیائی، مادہ پرستی اور نفسا نفسی کا عالم دیکھ کر دل تو دنیا سے پہلے ہی اچاٹ رہنے لگا تھا اب یہ بے رغبتی اس حد تک بڑھی کہ دنیاوی تعلیم کو بھی خیر باد کہہ دیا۔ اور

دینی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ یہ مطالعہ اس قدر وسعت اختیار کر گیا کہ سینکڑوں احادیث وواقعات ازبر ہو گئے۔

جب قرآن واحادیث میں اولیاء کرام کے حالات وواقعات اور تصرفات وکرامات سے متعلق پڑھتا تو عقل حیران رہ جاتی اور دل بے اختیار گواہی دیتا کہ یہی وہ انعام یافتہ بندے ہیں جن کے نقشِ قدم پر چلنے کی دعا مانگنے کا ہر نماز میں حکم فرمایا گیا ہے۔ اور یہی اللہ والے بندوں کو خدا سے ملانے کا نہایت مؤثر ذریعہ بھی ہیں۔ اب تو میری بھی بس ایک ہی خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسی عظیم المرتبت ہستی مل جائے جو قدم قدم پر دستگیری وراہنمائی فرماتے ہوئے مجھے میرے محبوب اور مطلوب ومقصود سے ملا دے۔

مجھے ایک ایسے شجرِ مقسوم کی تلاش تھی جہاں میں اپنی روحانی بھوک مٹا سکوں۔ دینی کتب کے مطالعہ نے مجھ پر تصوف وروحانیت کی راہیں بھی کھول دی تھیں۔ جہاں جلیل القدر اولیاء اللہ کے حالات وواقعات پڑھنے سے دل کو یک گونہ سکون محسوس ہوتا وہیں صوفی شعراء کرام (حضرت سلطان باہوؒ، بابا بلھے شاہؒ، سائیں فریدؒ وغیرہ) کے کلام معرفتِ الٰہی کے شوق کو مزید بھڑکا دیتے۔ ان عاشقانِ الٰہی کے دل وقلم سے نکلے ہوئے الفاظ مجھے اپنے دل کی آواز محسوس ہوتے۔ دل میں ولیِ کامل کا اشتیاق پیدا ہوا تو تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک لگن تھی جو مجھے مقصد کی تلاش میں جگہ جگہ لئے پھرتی تھی۔ مرشدِ حق کی تلاش میں میں مختلف مذاہب ومسالک کی مجالس میں گیا، اس دوران بہت سے نام نہاد پیروں، فقیروں، عاملوں اور بہت سے نیک لوگوں سے بھی ملا لیکن مجھے کہیں بھی اپنے مقصد میں کامیابی ہوتی نظر نہیں آئی۔ معرفتِ الٰہی کا شوق افزوں تر ہوتا چلا گیا کسی پل چین نہیں ملتا تھا۔ ایک بیقراری سی بیقراری تھی جو روز بروز بڑھتی جارہی تھی۔ ان دنوں میرے دل ودماغ شب وروز کسی ایسی باکمال ہستی کی تلاش میں سرگرداں رہتے جنہیں میں اپنا مرشد ورہبر کہہ سکوں۔

آپ نے دوبارہ فرمایا۔

''بابو جی! یہ تسبیح پڑھ کر سو جانا آپ کو خواب آوے گی مجھے صبح بتانا جی کہ آپ نے کیا دیکھا'' پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور میں اس لذت و سرور اور ایسی نعمت کے ملنے پر سجدہ شکر ادا کرنے لگا۔ اس کے بعد آپ کی بتائی ہوئی تسبیح مکمل کی تو یکدم ہی غنودگی طاری ہونے لگی میں بہت حیران تھا کہ چند سیکنڈ پہلے تو لگتا تھا کہ شائد نیند ہی نہ آئے لیکن اب ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے پکڑ کر لٹا دیا ہو۔ ابھی میں چارپائی پر لیٹا ہی تھا کہ کھلی آنکھوں کے سامنے عجیب و غریب منظر شروع ہو گیا میں نے دیکھا۔

''میں بچہ ہوں میری عمر تقریباً دو سال ہے اس وقت سے آج تک میں نے جو بھی اچھے، برے کام کئے جو بھی حرکات و سکنات اور خیالات رہے، سرکار انہیں غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میری کتابِ زندگی کا ایک ایک ورق آپ کے سامنے عیاں ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے اپنی یہ عمر کہاں اور کیسے بسر کی''۔

سارا منظر میری آنکھوں کے سامنے بھی ایسے ہی دکھائی دے رہا ہے جیسے ٹیلی ویژن کی سکرین پر منظر دکھائی دیتا ہے۔ میں یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوا کہ آپ سرکار سے میری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی پوشیدہ نہیں رہا۔ یہ دیکھ کر میں آپ کے حضور معافی کا طلبگار ہوا کیونکہ بندہ بشر ہونے کے ناطے میں نے بھی اپنی زندگی میں دانستہ یا نادانستہ طور پر کئی گناہ اور غلطیاں کیں تھیں، غلط خیالات بھی آئے۔

میں کھلی آنکھوں سے بھی یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اگر آنکھیں بند کرتا تب بھی وہی کچھ دکھائی دیتا تھا۔ پھر آپ سرکار کا حکم ذہن میں آیا ''بابو جی سو جانا'' اور میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں تو میں نے دیکھا کہ ایک سرخی مائل میدان ہے اور جہاں تک میری نظر جاتی ہے لوگ باادب کھڑے ہیں میں سوچتا ہوں کہ یہ کونسی جگہ ہے تو جواب آتا ہے کہ یہ کربلا کا میدان ہے۔ اس جگہ چاروں طرف لوگ ایسے کھڑے ہیں گویا درمیان میں خانہ کعبہ ہو۔ میں قریب جا کر غور سے دیکھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ وہاں کعبہ شریف نہیں بلکہ کوئی بزرگ ہستی موجود ہے۔ جب وہ

بزرگ چلتے ہیں تو لوگ راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ یا اللہ! یہ ایسی کونسی مقدس ہستی ہے جن کا اتنا زیادہ ادب کیا جا رہا ہے۔ ابھی میں حیرانگی سے دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ میں نے ان بزرگ کو اپنی طرف آتے دیکھا میرے قریب ایک دوسرے بزرگ بھی کھڑے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں یہ بزرگ ہستی کون ہے جن کا اتنا زیادہ ادب کیا جا رہا ہے تو وہ فرماتے ہیں۔

''حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی اولاد اور حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ میں سے ہیں''

یہ سن کر میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اتنے میں وہ بزرگ میرے قریب تشریف لے آئے جب قریب آ کر چہرہ انور میری طرف کیا اور چادر مبارک کو چہرہ مبارک سے ہٹاتے ہوئے میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ۔

وہ عظیم المرتبت ہستی تو میرے قبلہ مرشد حضرت سیدنا چادر والی سرکارؒ ہیں۔

میں اسی وقت سجدۂ شکر بجا لاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیسی عظیم ہستی سے ملوایا ہے۔ سجدہ سے سر اٹھاتا ہوں تو آپؒ سرکار پہلے تو مجھے اپنے دست رحمت سے پھولوں کا ہار پہناتے ہیں اس کے بعد پہلے نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت اور پھر اپنے اس غلام کا نام لے کر ''مسعود صاحب'' زندہ باد کا نعرہ لگواتے ہیں۔ وہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں وہ مجھے مبارکباد دیتے ہیں اور خوشی کے ساتھ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد آستانہ عالیہ پر نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو گئی جب ہم فرض پڑھ چکے اور میں سنتوں کے لئے نیت باندھنے لگا تو دیکھا کہ آپ سرکار میرے قریب سے گزرتے ہوئے کان میں فرما گئے۔

''بابو جی! سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے جی''

اصل میں اس وقت بھی کھڑا اسی خواب سے متعلق سوچ رہا تھا۔ اور اپنے مرشد کی شان پر حیران تھا۔ اس کے بعد ہم نماز و دعا سے فارغ ہو چکے تو آپ نے سب کے سامنے فرمایا۔

''ہاں بابو جی! کیا دیکھا آپ نے؟

احکام شریعہ پر عمل

مرشد اکمل کی تربیت کا خاصہ یہ تھا کہ ایسی بے خودی اور نیم مجذوبانہ حالت میں بھی تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم فرماتے، صوم وصلوٰۃ کی پابندی کو لازم قرار دیتے اور جب کبھی ان احکامات کی بجا آوری میں کوتاہی ہوتی آپ سخت تنبیہ فرماتے میرے لئے اس وقت بھی احکام شرعیہ (نماز، پردہ وغیرہ) پر عمل کرنا اتنا ہی ضروری تھا جتنا کہ ایک مکمل ہوش وحواس میں رہنے والے سالک کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

یہ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن میں پیرومرشد کی زیارت کرنے کے بعد واپس فیصل آباد شریف آ رہا تھا بس بہت خراب سی تھی جگہ جگہ رکنے کی وجہ سے ملتان تا فیصل آباد کے سفر میں کئی گھنٹے لگا دیے۔ راستے میں عصر کی اذان ہوئی تو میں نے بس رکوا کر نماز ادا کی۔ پھر جب مغرب کا وقت ہوا تو انہوں نے میرے کہنے کے باوجود بس نہ روکی۔ تقریباً آٹھ یا نو گھنٹے میں گھر پہنچا، تھکاوٹ بہت زیادہ ہو چکی تھی گھر آ کر آرام کی غرض سے لیٹا تو نیند آ گئی یوں میری عشاء کی نماز بھی رہ گئی۔ صبح نماز فجر کے وقت میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ابھی اذان نہیں ہوئی تھی۔ سوچا کہ بہت وقت ہے تھوڑی دیر بعد اٹھ کر نماز پڑھ لوں گا۔ لیکن دوبارہ جب آنکھ کھلی تو سورج نکل چکا تھا اور یوں میری یہ نماز بھی قضا ہو گئی تھی۔ اسکے بعد میں نے ظہر کی نماز سے پہلے تینوں قضاء نمازیں ادا کیں۔

اسی رات خواب میں پیرومرشد تشریف لائے اور تنبیہ فرمائی

"لوگ تجھے درویش سمجھتے ہیں اور تو نمازیں قضاء کرتا ہے۔ تو نے تین فرض نمازیں قضاء کر دیں یہ تو نے منہ پر داڑھی کا بورڈ لگا رکھا ہے۔

اس وقت مجھے یہ لگا کہ آپ مجھے یہ باور کرانا چاہ رہے ہیں کہ ہماری نرمی کی وجہ سے تو نے نمازیں قضاء کر دیں، اگر ہم سختی کرتے تو تیری جرات ہی نہ ہوتی کہ تو بغیر نماز پڑھے سو جاتا یعنی اگر مرشد کا ڈر، خوف ہوتا تو نیند ہی نہ آتی۔

انہیں دنوں ایک مرتبہ پھر میرے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ کیفیات کچھ ایسی ہوتیں کہ میری تین چار نمازیں قضاء ہو گئیں۔ اسکے بعد جب میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا تو پیر و مرشد نے سب لوگوں کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر میری کمر پر ہلکے ہلکے دو تین مکے لگائے یہاں تک کہ میرا سر دیوار سے جا ٹکرایا پھر جلال میں فرمایا

''ظالم نمازیں قضاء کرتا ہے، تو نے فرض نمازیں قضاء کر دیں''

میں اُسی وقت اپنے آقا کے قدموں میں گر کر معافی کا خواستگار ہوا اور صدق دل سے توبہ کی۔ جب آپ سرکارؒ اندر تشریف لے گئے تو وہاں موجود پیر بھائیوں نے کہا یہ کیا ہوا آج تو مرشد نے سب کے سامنے تمہاری یوں بے عزتی کر دی حالانکہ تم نے اتنی قربانیاں دیں۔ احکامات پر ہمیشہ عمل کرتے رہے۔ لیکن آج تمہارے ساتھ برا ہوا۔ مجھے انکا یہ کہنا ذرا بھی اچھا نہ لگا اور میں نے اُن کو جواب دیا کہ میرے مرشد میرے مالک و مختار ہیں۔ اُنہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ میرے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں اور یہ اُنہوں نے میری بے عزتی نہیں کی بلکہ میرے نفس کی اصلاح فرمائی ہے۔ اور آج تو میرے مالک و مرشد نے مجھ پر انوکھا کرم فرمایا ہے۔ آج میرے آقا کا دستِ مبارک کچھ اس انداز سے مس ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر میں محبت سے بار بار اپنے ہاتھ (کلائی) کو اُس جگہ سے چومتا جہاں سے میرے آقا نے پکڑا تھا۔

اس سے پہلے کئی مرتبہ میرے ذہن میں یہ خیال آتا تھا کہ میرے مرشد ہمیشہ اپنے غلاموں پر نرمی اور شفقت ہی فرماتے ہیں جبکہ دوسرے درویش تو ذرا سی غلطی پر بہت سختی کرتے ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو کہ پیر و مرشد ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں پر ہمیں سختی اور تنبیہ فرمائیں۔ آپ ہماری غلطیوں کو ہمیشہ ہی کیوں درگزر فرماتے ہیں۔

اسی طرح ایک دن میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا تو وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، لنگر کھانے کے بعد کچھ دیر کیلئے وہیں لیٹ گیا تھوڑی دیر میں میری آنکھ لگ گئی۔ جمعہ کا وقت ہو گیا خادمین نے مجھے جگایا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نے کہا ابھی اٹھ جاؤنگا لیکن مجھ سے کچھ غفلت ہوئی نیند گہری تھی اسلئے اٹھ نہ سکا۔ سب لوگ نماز کیلئے مسجد میں جانے لگے۔ آپ

انہیں دنوں ایک مرتبہ پھر میرے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ کیفیات کچھ ایسی ہوتیں کہ میری تین چار نمازیں قضاء ہوگئیں ۔ اسکے بعد جب میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا تو پیر و مرشد نے سب لوگوں کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر میری کمر پر ہلکے ہلکے دو تین مکے لگائے یہاں تک کہ میرا سر دیوار سے جا ٹکرایا پھر جلال میں فرمایا

"ظالم نمازیں قضاء کرتا ہے، تو نے فرض نمازیں قضاء کر دیں"

میں اُسی وقت اپنے آقا کے قدموں میں گر کر معافی کا خواستگار ہوا اور صدق دل سے توبہ کی۔ جب آپ سرکارؒ اندر تشریف لے گئے تو وہاں موجود پیر بھائیوں نے کہا یہ کیا ہوا آج تو مرشد نے سب کے سامنے تمہاری یوں بے عزتی کر دی حالانکہ تم نے اتنی قربانیاں دیں۔ احکامات پر ہمیشہ عمل کرتے رہے۔ لیکن آج تمہارے ساتھ برا ہوا۔ مجھے انکا یہ کہنا ذرا بھی اچھا نہ لگا اور میں نے اُن کو جواب دیا کہ میرے مرشد میرے مالک و مختار ہیں۔ اُنہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ میرے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں اور یہ اُنہوں نے میری بے عزتی نہیں کی بلکہ میرے نفس کی اصلاح فرمائی ہے۔ اور آج تو میرے مالک و مرشد نے مجھ پر انوکھا کرم فرمایا ہے۔ آج میرے آقا کا دستِ مبارک کچھ اس انداز سے مس ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر میں محبت سے بار بار اپنے ہاتھ (کلائی) کو اُس جگہ سے چومتا جہاں سے میرے آقا نے پکڑا تھا۔

اس سے پہلے کئی مرتبہ میرے ذہن میں یہ خیال آتا تھا کہ میرے مرشد ہمیشہ اپنے غلاموں پر نرمی اور شفقت ہی فرماتے ہیں جبکہ دوسرے درویش تو ذرا سی غلطی پر بہت سختی کرتے ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو کہ پیر و مرشد ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں پر ہمیں سختی اور تنبیہ فرمائیں۔ آپ ہماری غلطیوں کو ہمیشہ ہی کیوں درگزر فرماتے ہیں۔

اسی طرح ایک دن میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا تو وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، لنگر کھانے کے بعد کچھ دیر کیلئے وہیں لیٹ گیا تھوڑی دیر میں میری آنکھ لگ گئی۔ جمعہ کا وقت ہو گیا خادمین نے مجھے جگایا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نے کہا ابھی اٹھ جاؤنگا لیکن مجھ سے کچھ غفلت ہوئی نیند گہری تھی اسلئے اٹھ نہ سکا۔ سب لوگ نماز کیلئے مسجد میں جانے لگے۔ آپ

اسے شیطانی خیال سمجھ کر جھٹک دیا اور سوچنے لگا کہ نہیں یہ کرم نوازی میرے کسی کمال یا خدمات کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ تو صرف میرے پیرومرشد کی نظرِ عنایت ہے۔ کہ انہوں نے مجھے قبول فرمایا اور وہ کسی پر بھی یہ کرم فرما سکتے ہیں۔ ہر چند کہ میں نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد ہی یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا تھا لیکن میرے آقا مرشد اکمل تو ہر پل مجھ پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے مجھے اس خیال باطل کی ایسی سزا ملی کہ میرا فیض رک گیا۔ پھر تو میری حالت یہ ہوگئی کہ ذکر اذکار کی لذت، حلاوت مجھ سے چھین لی گئی اور نماز، ذکر، فکر، مراقبہ وغیرہ حتیٰ کہ کسی بھی عبادت میں میرا دل نہ لگتا تھا۔ تقریباً 28 دن میری یہی کیفیت رہی۔ میری بے چینی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور میں اپنی اس حالت سے بہت پریشان تھا۔ میری یہ حالت ہوگئی کہ نماز کی طرف رغبت نہ ہوتی کئی کئی دفعہ وضو کرتا۔ لیکن نماز پڑھنے کو دل نہ چاہتا کئی دفعہ تو ایسا ہوا کہ نماز کیلئے کھڑا بھی ہوگیا لیکن پوری نماز نہ پڑھی اور بمشکل فرض ہی ادا کر پاتا، سنتیں اور نوافل نہ پڑھ پاتا حد تو یہ تھی کہ ایسی حالت میں باطنی طور پر بھی کوئی اشارہ یا دستگیری نہیں ہو رہی تھی۔ لگتا تھا، میرا رابطہ ہی ختم ہوگیا ایک دن جب میں اپنی اس حالت سے بہت پریشان تھا اتنا کہ ایک تو دل چاہا کہ میں خودکشی کرلوں۔ اسی رات میرے قبلہ نے کرم فرمایا اور خواب میں تشریف لائے آپ سرکار نے ذرا ناراضگی کے انداز میں مجھے تنبیہ اور فرمایا!

''اب کر کے دکھا تسبیحاں، اب نمازیں پڑھ کے دکھا، تو، تو سمجھتا تھا کہ یہ سب کرم تیری نماز و ذکر اور قربانیوں کے بدلے میں ہوا''۔ پھر فرمایا!

''تیرے پیچھے یہ نظرِ عنایت تھی، یہ اللہ کی توفیق تھی جو تجھے عطا کی گئی تھی''

جب میں نے اپنے قبلہ کی زبان مبارک سے یہ سنا تو اپنی بدلی ہوئی کیفیت کی وجہ سمجھ گیا اور یہ جان کر بہت حیران ہوا کہ میرے آقا میرے حال سے کتنے باخبر ہیں۔ میں تو ایسا سوچ کر اور بات کر کے بھول گیا لیکن میرے آقا کو سب یاد ہے۔ میں اسی وقت ندامت سے سر جھکائے آگے بڑھا اور پیرومرشد کے قدموں میں سر رکھ کر معافی کا طلبگار ہوا۔ اور میرے کریم آقا نے حسبِ معمول عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے مجھے معاف فرما دیا۔ یوں میرے نفس کی اصلاح
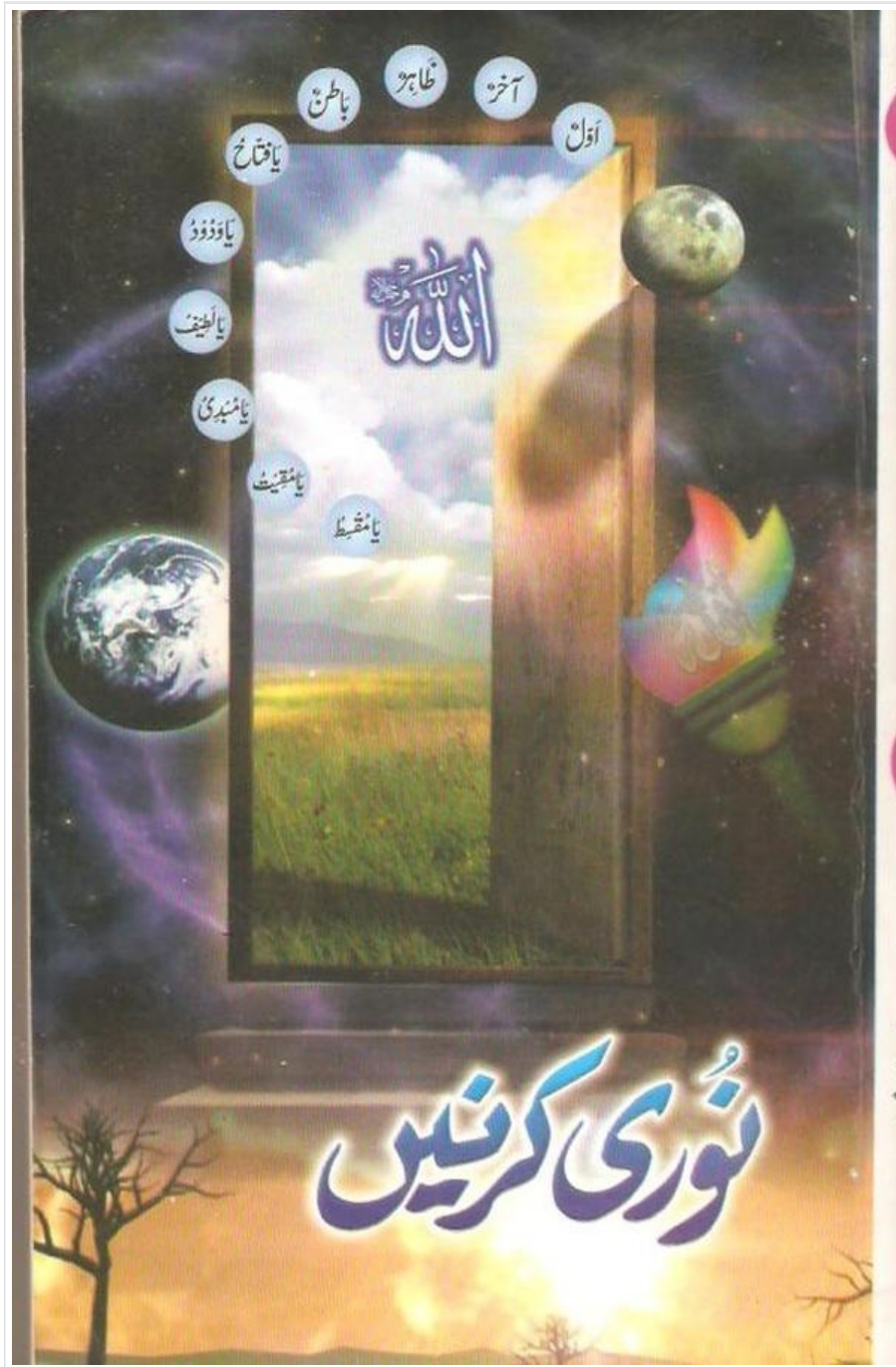
اللہ
نوری کرنیں

بے نمازی کیلئے وعید اور عتاب

آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فی جنت یتساء لون عن المجرمین ماسلککم فی سقر قالو الم نک من المصلین. (المدثر: ۴۰تا۴۳، پارہ: ۲۹)

جنت کے لوگ دوزخ میں جلنے والوں سے پوچھیں گے کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

سخت عذاب طویل:۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور نفسیاتی خواہشوں کا اتباع کیا عنقریب انہیں سخت عذاب طویل اور شدید سے ملنا ہوگا''۔ (القرآن)

بے نمازی دوزخی ہے:۔

ابو الیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ''جو شخص فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے۔

بے نمازی سے اللہ بری الذمہ ہے:۔

''قصداً نماز ترک نہ کرو جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ رسولﷺ اس سے بری الذمہ ہے۔ (امام احمد)

بے نمازی کی صحبت حرام ہے:۔

نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا ترک کرنے والا میرا امتی نہیں اس کے پاس بیٹھنا حرام ہے اور وہ جنت سے محروم ہے۔

بے نمازی کا حشر فرعون وہامان کے ساتھ ہوگا:۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے نماز کی حفاظت کی (مدام پڑھتا رہا) قیامت کے

111

نماز اس کے لئے نور وبرہان ونجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے، نہ برہان نہ قیامت کے روز وہ قارون، فرعون، ہامان ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا اور نزہتہ المجالس میں فرمایا ہے کہ نے اپنی تجارت کیلئے نماز چھوڑ دی وہ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا اور جو مملکت کے باعث نماز چھوڑے گا وہ کے ساتھ ہوگا وہ جس شخص کا مال نماز سے غافل کردے وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔

بے نمازی بدنصیب ہے:۔

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے فرمایا جانتے ہو بدنصیب کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی اللہ اور ﷺ ہی خوب جانتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے بدنصیب بے نمازی ہے کیونکہ بے نمازی کو اسلام ت) سے کچھ نصیب نہیں۔

حضرت نوفل بن معاویہؓ فرماتے ہیں نبی کریم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔

نمازی پر غیب سے مار پڑتی ہے:۔

حضور قبلہ صدیقی لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ بے نمازی پر غیب سے مار پڑتی ہے اسی لئے ان جان ومال، عمر اور رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور وہ ذہنی سکون اور طمانیت قلبی سے محروم رہتے حال پر افسوس کہ بار بار احکام کے باوجود نماز نہیں پڑھتے، غفلت برتتے ہیں۔

نمازی سے زمین پناہ مانگتی ہے:۔

صدیقی لاثانی سرکار صاحب نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے غافل رہتا ہے ایسے شخص سے زمین بھی پناہ ہم سب کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

نماز قضا کر کے پڑھنے والوں کے لئے وعید

بہت سے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر وقت گذار کر ایسی نماز پڑھنے والوں کیلئے باعث عذاب ہوتی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

خرابی ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گذار کر پڑھتے ہیں۔"

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ وقت پر نماز ادا کرنے کے بارے میں کتنی احتیاط برتتے تھے۔ اسکا اندازہ اس قول (حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے) سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور پرنور ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ گھر میں تشریف لاتے اور بے تکلفی سے گفتگو فرماتے رہتے لیکن جب اذان کی آواز آتی (نماز کا وقت قریب ہوتا) تو ہمہ تن نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے اور ہم سے ایسے بے تعلق ہوجاتے، جیسا کہ پہلے سے ہماری اور آپ کی شناسائی ہی نہ ہو۔

نماز قضا کر کے پڑھنے والا جہنم میں جلے گا:۔

حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز قضا کردے گا وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور ایک حقب کی مقدار اسی (۸۰) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک برس کے برابر ہوگا۔ (فضائل اعمال۔ ص ۳۷)

نماز قضا کرنے والوں کیلئے پندرہ عذاب:۔

غنیۃ الطالبین شریف میں تحریر ہے کہ جو شخص نماز ادا کرنے میں سستی کرتا ہے یعنی اس سے غافل رہتا ہے رب تعالیٰ اسے پندرہ عذابوں میں گرفتار کرتا ہے۔ ان میں سے چھ عذاب موت سے پہلے ہیں۔

زندگی میں عذاب:۔

1......اس کا نام صالحین کی فہرست سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

2......زندگی کی برکت اس سے اٹھالی جاتی ہے۔

3......اسکے رزق میں خیر و برکت نہیں رہتی۔

4......اس کا کوئی نیک عمل قابل قبول نہیں ہوتا جب تک نماز ادا نہ کرے۔

5......اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

6......صالحین کی دعاؤں کی برکت سے محروم رہتا ہے۔

موت کے وقت عذاب:۔

1......ایسی پیاس میں مبتلا ہوتا ہے کہ سات سمندر بھی اسے سیراب نہیں کرسکتے۔
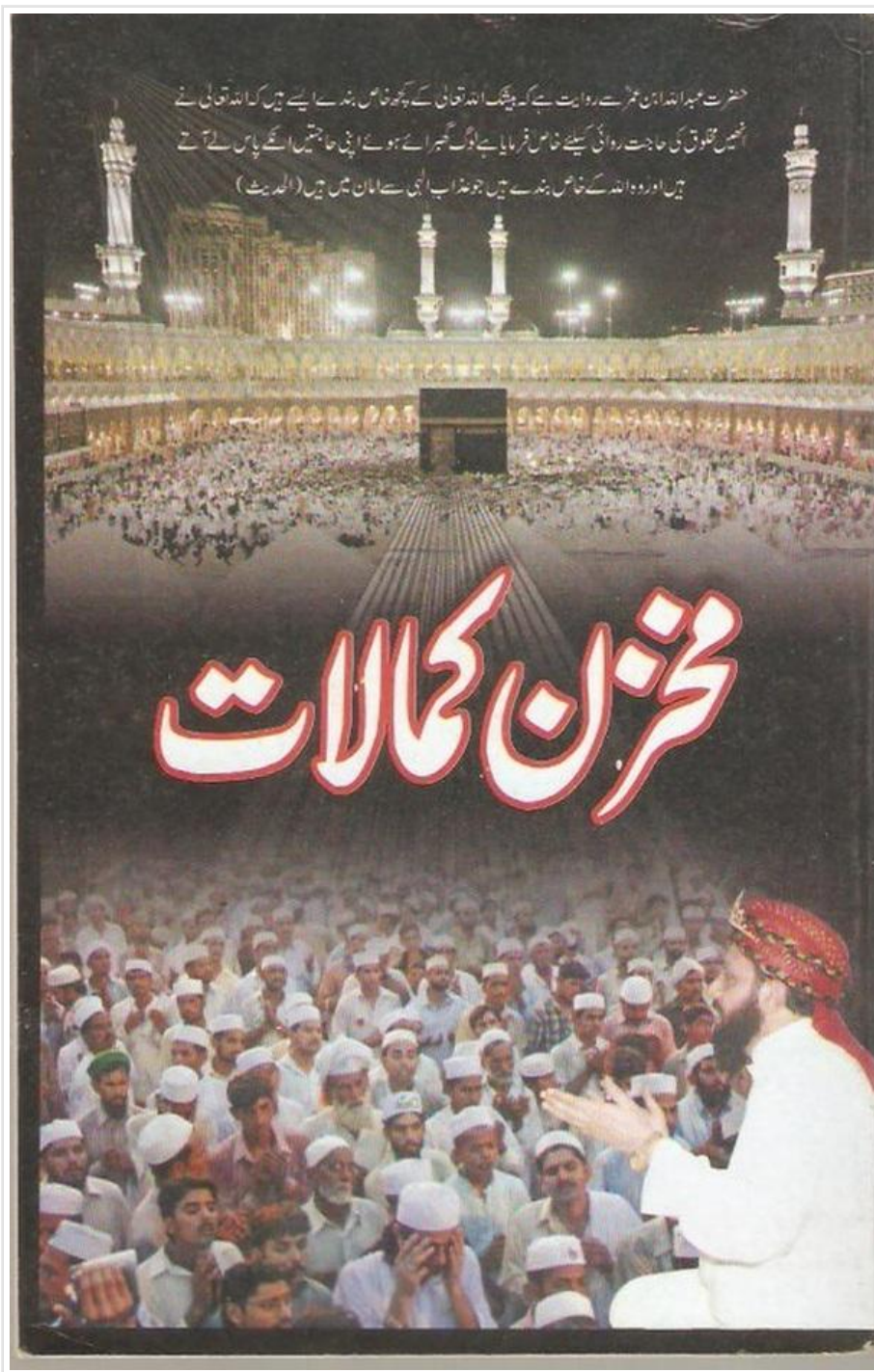
ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ جمعہ کا دن تھا آستانہ عالیہ پر دور دراز سے آنے والے لوگوں کا ایک جم غفیر تھا اور آپ سرکار آنے والوں کے مسائل سماعت فرما رہے تھے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو آپ رہائش گاہ میں (اندر) تشریف لے گئے اس دن آپ سرکار کی طبیعت کچھ ناساز تھی تھوڑی دیر بعد اذان ہوئی اور آستانہ عالیہ پر ہی بنی ہوئی مسجد میں نماز جمعہ کیلئے جماعت کھڑی ہوگئی طبیعت کچھ اتنی زیادہ ناساز ہوئی کہ آپ نمازِ جمعہ کیلئے بھی باہر تشریف نہ لا سکے اور گھر میں اکیلے ہی نمازِ جمعہ ادا کرلی۔ اس دن آستانہ عالیہ پر ایک آدمی ایسا بھی آیا ہوا تھا جو مرید نہیں تھا اور شاید پہلی مرتبہ آیا تھا۔ اسے سرکار کی ناساز طبیعت کا کچھ علم نہ تھا۔ اس نے صرف یہ دیکھا کہ آپ سرکار نے نمازِ جمعہ جماعت کیساتھ ادا نہیں کی۔ اس نے اس بات کا اظہار کسی سے نہیں کیا لیکن اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ کیسے پیر صاحب ہیں کہ نماز با جماعت ادا نہیں کی خود دوسروں کو نماز با جماعت کی تلقین کرتے ہیں اس کے بعد اس نے لنگر وغیرہ کھایا اور گھر چلا گیا

آستانہ عالیہ کے گیٹ پر موجود نگران بتاتے ہیں کہ اس رات تقریباً چار، پانچ بجے کے قریب وہ آدمی آستانہ عالیہ پر آیا وہ بہت گھبرایا ہوا تھا اور یوں گمان ہوتا تھا گویا وہ کسی سے جان بچا کر بھاگتا ہوا آیا ہو۔ وہ آتے ہی کہنے لگا! سرکار صاحب کہاں ہیں؟ خدا کیلئے مجھے سرکار سے ملوا دو۔ مجھے ان سے معافی دلوا دو۔ میری توبہ! میں آئندہ ایسا خیال بھی دل میں نہیں لاؤں گا وغیرہ وغیرہ۔ وہ مسلسل سرکار سے ملنے اور ان سے معافی مانگنے پر اصرار کیئے جا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ خادمین نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی صبح سویرے کیوں آئے ہو۔ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ پیش آیا تو اس نے اپنا واقعہ سنایا اور پھر کہا کہ "جب میں گھر جا کر سویا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا رحمتہ اللعالمین حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپکو دیکھتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا میں اپنے مقدر پر ناز کرنے لگا لیکن اگلے ہی لمحے میں نے جو سنا اس سے میری ساری خوشی خاک میں مل گئی آپ سرکار نے فرمایا "تم کون ہوتے ہو لاثانی سرکار پر اعتراض کرنے والے لاثانی سرکار نے تو کل نمازِ جمعہ ہمارے ساتھ پڑھی ہے۔" (روحانی طور پر) سبحان اللہ!

اس کے فوراً بعد آپ تشریف لے گئے اور مجھے معافی کا موقع بھی نہیں ملا کہ میں انکے قدموں میں گر کر ان سے معافی مانگتا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی میں بہت پریشان ہوا اور زار و قطار رونے لگا۔ بے چینی بڑھتی گئی کسی پل چین نہیں آتا تھا۔ جب رہا نہ گیا تو صبح ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا اور آستانہ عالیہ چل دیا تاکہ جتنی جلدی ہو سکے آپ سے معافی مانگ لوں۔ میری توبہ! میں آئندہ ایسا خیال ہرگز دل میں نہ لاؤں گا پھر جب حضرت لاثانی سرکار

درجات کی بلندی:۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے وضو اور غسل کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم شریف)

حج کا ثواب:۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جو اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا۔ (ابوداؤد)

عالم باعمل کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک نماز کسی پرہیزگار امام کے پیچھے پڑھی اس نے گویا بنی اسرائیل کے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور جس نے کسی عالم باعمل کے پیچھے نماز پڑھی۔ (فلاح دارین صفحہ ۱۴۲)

پانچ خوبیاں:۔

فلاح دارین میں درج ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ہمیشہ نمازیں جماعت سے پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پانچ خوبیاں عطا کرے گا۔

1 ...... اس کی تنگدستی دور کرے گا۔

2 ...... عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

3 ...... قیامت کے دن نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

4 ...... پل صراط میں تیز پرند کی طرح گذر جائے گا۔

5 ...... اللہ کریم اپنے علم وقدرت کے سبب بلا حساب اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے وعید

کافروں اور منافقوں کا فعل:۔

حضرت معاذؓ بن انسؓ سے روایت کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے "سراسر ظلم ہے کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (یعنی موذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے"۔

اس حدیث پاک میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کا فر اور منافق کہا گیا گویا مسلمان سے یہ
ت ہو ہی نہیں سکتی۔

بدبختی کی علامت:۔

ایک حدیث میں درج ہے "آدمی کی بدبختی کیلئے یہ کافی ہے کہ مؤذن کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے"۔
میرے قبلہ صدیقی لاثانی سرکار نے ارشاد فرمایا نماز باجماعت سے دوسروں کو ترغیب ملتی ہے اسی لئے
جماعت کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔

نماز خوشدلی اور عمدگی سے پڑھو:۔

آپ فرماتے ہیں نماز خداتعالیٰ کے حضور عاجزی، انکساری اور ادب سے پورے ارکان کے ساتھ
پڑھنی چاہیے۔ نماز پڑھتے وقت نمازی یہ ذہن میں رکھے کہ گویا میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو سمجھے
کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ خدا کی عظمت کا خیال دل میں رکھے اور یہ جانے کہ میں بحیثیت مجرم اس کے حضور میں
کھڑا ہوکر کھڑا ہوں اور التجا کر رہا ہوں کہ وہ میرے قصور معاف فرما دے اور مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا
کرکے ہر دو عالم سے بے نیاز ہو جائے کیونکہ نماز وہی قابل قبول ہوتی ہے جو حضوری قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔
حضرت صادق نے فرمایا کہ جو شخص پانچوں نمازیں کامل وضو اور تعدیل ارکان یعنی پورے آرام اور خشوع وخضوع
سے پڑھے گا یہ جان کر کہ یہ فرمان خداوندی ہے صرف اسی کی رضا کیلئے پڑھتا ہوں تو حق تعالیٰ اس کے وجود کو
آگ پر حرام کر دے گا (فلاح دارین) اللہ تعالیٰ ہم سب کی نمازوں میں خشوع وخضوع پیدا فرمائے
اور احکامات کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔
محمد رضوان الحق مرزا نقشبندی (لاہور) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے شہنشاہ اعظم حضور لاثانی
سرکار کے عالم رویاء میں دیکھا کہ میں چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں ایک بہت ہی خوبصورت عورت میرے
پاس آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس نے ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے بہت خوبصورت زیورات پہنے ہوئے
ہیں میں اس سے پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ مجھ سے کہتی ہے کہ میں نماز ہوں اور جو مجھے ادا کرے گا وہ
فلاح پائے گا۔ اس نے فضائل نماز کے بارے میں اور بھی بہت باتیں بتائی۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ جب
نماز کا وقت ہو مجھے جگا دینا۔ صبح تقریباً ساڑھے پانچ بجے وہی خوبصورت سی عورت آئی اور مجھے کہتی ہے اٹھو نماز
کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز ادا کرو اسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ واقعی وہ نماز کا ٹائم
ہے میں جلدی جلدی اٹھ کر فجر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

میں کسی طرح بھی ٹلنے والا نہیں تو فرمایا۔

''بابو جی! آپ کی مرضی ہے جی''۔

پھر فرمایا! ''اچھا اللہ کرم کرے گا''۔

گھر آنے کے چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ آپ نے صالحین (فقراء) کے گروہ میں شمولیت کے لئے میری منظوری فرما دی۔

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ

''میرے جسم پر سفید رنگ کا جبہ پہنا ہوا ہے، دل پر سید ولی محمد شاہ صاحبؒ، چاروں کونوں پر چاروں خلفائے راشدینؓ کے نام مبارک اور درمیان میں ایک جگہ داتا صاحبؒ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے اور ایک پٹی خالی ہے''۔

جب میں نے آپ سرکار کی خدمت اقدس میں جا کر یہ خواب سنائے تو آپ نے فرمایا۔

''بابو جی! آگے آگے دیکھنا کیا ہوتا ہے''۔

میرا دل ہر وقت آپ کا شکر گزار رہتا۔ محبت شیخ میں بھی لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا چلا گیا ہر وقت مرشد کا چہرہ نظروں کے سامنے رہتا۔ دل ہر دم مرشد کے تصور میں غرق اور زباں بھی ہر دم محبوب کے ذکر میں مصروف رہنے لگی اور میں مرشد کے عشق میں تڑپنے لگا۔ مرشد کے عشق میں نہ کھانے کا ہوش تھا نہ آرام سے کوئی غرض رہی۔ بس اپنی ذات سے بے خبر ہر دم مرشد کی ذات میں نثار رہتا۔ اور انہیں کا ذکر کرتا رہتا۔ ایک مائی تو میری یہ حالت دیکھ کر کہنے لگی۔

''کملا اے ایدے مرشد نے ایدی ایہو ڈیوٹی لائی ہوئی اے کہ توں بس ساڈیاں ای بولیاں بولدا رہ''

صاحب اختیار درویش (فقیر)

کوئی بھی ایسا شخص جو پان، بیڑی، حقہ، سگریٹ یا تمبا کو پینے والا اور بغیر داڑھی والا ختم خواجگان کی محفل میں نہیں بیٹھ سکتا تھا بیعت کے ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب میں آستانہ عالیہ جاتا اور وہاں ختم خواجگان کی محفل کا وقت ہوتا تو دیکھتا جو کوئی پان،

سگریٹ، حقہ، تمبا کو پینے والا ہوتا خود ہی محفل سے الگ ہو کر ایکطرف جا کر بیٹھ جاتا۔ میری چونکہ ابھی داڑھی بھی نہیں تھی اور میں سگریٹ پیتا تھا اس لئے ایک طرف جا کر بیٹھ جاتا لیکن ہمیشہ ہی ایسا ہوتا کہ جب بھی میں محفل سے الگ ہو کر بیٹھ جاتا تو آپ سرکارؒ میرے پاس تشریف لاتے میرے کندھے پر اپنا دست شفقت رکھتے اور فرماتے۔

''بابو جی! برا نہ منانا یہ اللہ کا حکم ہے جی، اوپر سے ہی یہ حکم ہے جی''۔

میں عرض کرتا حضور! آپ مالک و مختار ہیں۔ میرے دل کو برا کیوں محسوس ہوگا پھر آپ وہیں (برآمدے) میں ہی دو تین چکر لگا کر دوبارہ میرے پاس آتے اور میرا ہاتھ پکڑ کر محفل میں بیٹھا لیتے۔ میں خود اور سب لوگ بھی اس کرم پر بہت حیران ہوتے۔ میں عرض کرتا ''حضور! لوگ اعتراض کریں گے تو فرماتے!

''نہیں جی آپ یہاں بیٹھو جی۔''

امامت کراؤ جی

بیعت کے بعد ایک مرتبہ پیر و مرشد قبلہ حضرت چادر والی سرکارؒ فیصل آباد میرے گھر بھی تشریف لائے جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے وضو کا ارادہ فرمایا۔ آپ کے آرام کے خیال سے میں کمرے میں ہی ایک برتن میں وضو کے لئے پانی اور ایک کھلے منہ کا برتن (ٹب) بھی لے آیا تا کہ وضو کا پانی نیچے نہ گرنے پائے۔ میں نے آپ کو وضو کروانے کی سعادت حاصل کی۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو ٹب میں موجود وضو کے پانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا! ''بابو جی اس پانی کو پودوں میں ڈال دو جی''۔

(گھر میں پودے لگے ہوئے تھے) میرے آقا کے تلوؤں کا دھون تو میرے لئے آب حیات تھا میں اسے پودوں میں کیسے پھینک سکتا تھا۔ پس میں نے وہ پانی پودوں میں ڈالنے کی بجائے [illegible] لیا۔ آپ سرکار کو جب اس بات کا پتہ چلا تو فرمایا!

''بابو جی! آپ تو بہت سیدھے ہیں جی''

لیکن اس کے بعد یہ ہوا کہ جب ہم نماز باجماعت کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؒ نے فرمایا!

''بابو جی! امامت کراؤ جی''

آپ کی یہ بات سن کر میں بہت حیران ہوا کیونکہ اس وقت وہاں کئی نمازی پرہیز گار عمر رسیدہ اور باریش لوگ (جن میں کئی پیر بھائی بھی تھے) جبکہ مجھے تو اس وقت بیعت ہوئے بھی ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اس کے علاوہ سب سے بڑی بات کہ میں سگریٹ پیتا تھا اور میری داڑھی بھی نہیں تھی پس میں نے اس وقت کچھ پس و پیش سے کام لینا چاہا تو آپ نے فرمایا!

''بابو جی! ہم جو کہہ رہے ہیں آپ امامت کراؤ جی''

پس میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے امامت کرائی۔ اس کے بعد بھی کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا کہ میں جب بھی آستانہ عالیہ گیا تو آپ نے مجھے امامت کا حکم دیا۔

بیعت ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ نے محافل ذکر کروانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ میں فیصل آباد اور اسکے گردونواح میں محافل ذکر کرواتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کی ایک کثیر تعداد سلسلہ عالیہ میں داخل ہوگئی۔ یہ سلسلہ ابھی جاری تھا اس کے بعد آپ نے دم و دعا کی اجازت بھی مرحمت فرمادی اور یوں آپ کی نظر کرم کی بدولت مخلوق خدا فیضیاب ہونے لگی۔ لاعلاج مریض شفاپارہے تھے اور لوگوں کے بگڑے کام سنور رہے تھے۔

ایک رات میں نے خواب میں دیکھا!

کہ ایک جگہ بہت سے جانور موجود ہیں۔ ایسا لگتا ہے وہ جانوروں کی اپنی ہی کوئی دنیا ہے میں ایک اونٹ پر سوار ہوں۔ میں جہاں جہاں سے گزرتا ہوں اونٹ، ہاتھی اور دوسرے جانوروں کے بچے مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں، جھک جھک کر سلام کرتے ہیں میرے پاؤں کو خوشی سے ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر خوشی اور فخر کیساتھ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور خوشی میں بچوں کیطرح اچھلتے کودتے ہیں۔ ہر کوئی مجھ سے ہمکلام ہونے اور سلام کرنے میں خوشی محسوس کر رہا ہوتا ہے اور وہ انسانوں کی زبان میں مجھ سے کلام بھی کرتے ہیں۔

میں نے یہ خواب کسی بزرگ (نیک آدمی) کو سنایا تو پہلے تو انہوں نے بڑی حیرانگی سے مجھے دیکھا پھر کہا کہ اگر یہ خواب واقعی تمہیں ہی آیا ہے تو اس خواب کا ذکر کسی سے مت کرنا۔ لوگ تم سے

باطن
ظاہر
آخر
اوّل
یا فتاح
یا ودود
اللہ
یا لطیف
یا مبدی
یا مغیث
یا مقسط
نوری کرنیں
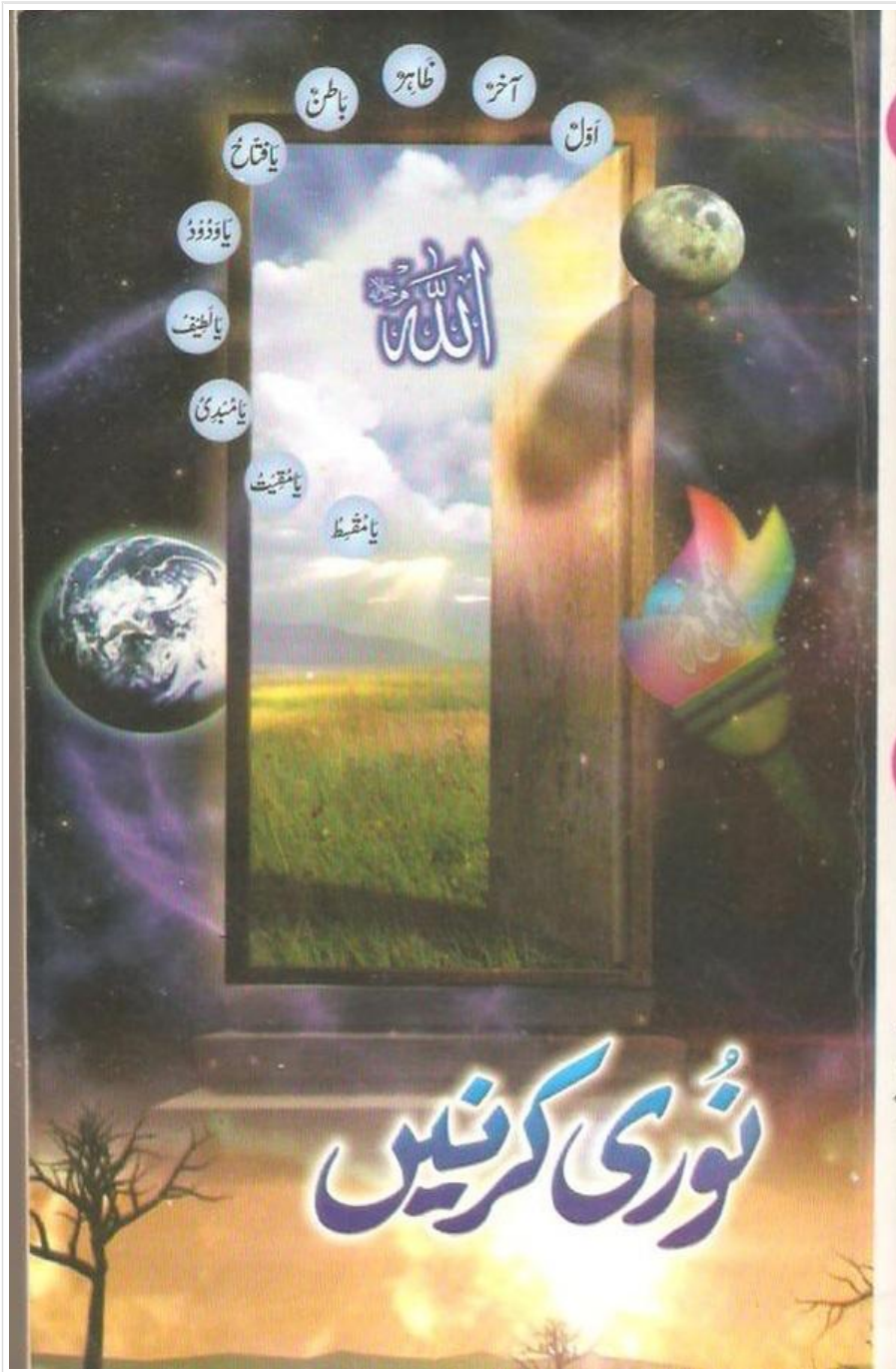
پھر دوبارہ فرمایا کہ

"اجی یہ ولی بھی ہے اور درویش بھی"

(سب لوگ اعتراض کرتے تھے کہ آپ کوئی کاروبار کیوں نہیں کرتے)

آپ اس حقیقت کو جانتے تھے چونکہ آپ کے مرشد نے کبھی بھی آپ کو کاروبار کرنے کا حکم نہیں فرمایا تھا اس لئے آپ نے بھی اس طرف دھیان نہ دیا۔ اب جب کہ مرشد نے سب کے سامنے یہ فرمایا کہ

"ہاں جی کام تو کرنا چاہیے"

تو آپ کچھ تذبذب کا شکار ہو گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اسی رات عالم رویاء میں دیکھا کہ پیر و مرشد تشریف لائے اور حکماً فرمایا "اگر تم نے کاروبار کیا تو دیکھنا پھر"۔ یعنی آپ کا فرمان تھا کہ تمہیں کاروبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ یقیناً وہ بہتر جانتے تھے کہ آپ کیلئے کیا صحیح ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے آپ کو فریضہ تبلیغ سونپا تاکہ آپ دین کا کام مکمل یکسوئی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ اگر کاروبار میں لگ جاتے تو آپ کیلئے ٹھیک نہیں [illegible] طرح کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ آپ کی والدہ محترمہ آپ کے ہمراہ آستانہ عالیہ (ملتان شریف) حاضر [illegible]ت ہوئیں تو حضور میاں صاحب سے شکایتاً عرض کی حضور! یہ کوئی کاروبار نہیں کرتا اور سگریٹ پیتا ہے آپ ہی [illegible] کے سکھائے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا "بس بس اللہ بہتر کرے گا"۔

والدہ صاحبہ نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو آپ نے قدرے جلال میں فرمایا

"اماں فکر نہ کر تیرا بیٹا ہزاروں لاکھوں سے اچھا ہے"۔

والدہ صاحبہ خاموش ہو گئیں کہ مرشد جانے اور مرید جانے۔ اس کے بعد آپ کو خانیوال اور لاہور تبلیغ [illegible] آپ وہاں جاتے، محفلیں کرواتے، محفلوں میں وعظ فرماتے اور لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے۔ آپ نے [illegible] بندگان خدا کی اصلاح کر کے نماز و ذکر کا پابند بنا کر انہیں نفس مطمئنہ کے مرتبہ پر پہنچایا۔ اللہ ورسول [illegible] محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر آمادہ کرنا طریقت کی جان [illegible]ت ظاہر میں خلق اور باطن میں خالق کی یاد میں مشغول رہنا، دشمن کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش [illegible] مجاہدہ کی اصل ہے یہی آپ کا معمول ہے اور لوگوں کو بھی اسی چیز کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کی [illegible] اور فیوض و برکات کے بحر بیکراں سے راہ حق کے متلاشی اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ اس [illegible] مخالفین نے آپ کی راہ میں بے شمار رکاوٹیں کھڑی کیں۔ فریضہ تبلیغ سے باز رکھنے کی بہت [illegible] لیکن آپ کے پائے اثبات میں لغزش نہیں آئی بلکہ دشواریاں جتنی زیادہ ہوتیں آپ کا حوصلہ اتنا ہی [illegible] راسخ ہو جاتا اور زیادہ سے زیادہ لوگ حلقہ معتقدین میں شامل ہوئے۔ یہ آپ کے عزم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین (الحدیث)
صالحین کے ذکر کے وقت رحمت (سکینہ) کا نزول ہوتا ہے
مصیبت آئی ہوئی آدمی کی ٹلتی ہے
نگاہ مردِ خدا سے قسمت بدلتی ہے
مُرشدِ اکمل
امام الفقراء
حضرت سیدنا ولی محمد شاہ صاحب چادر والی سرکار رح
از
صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار
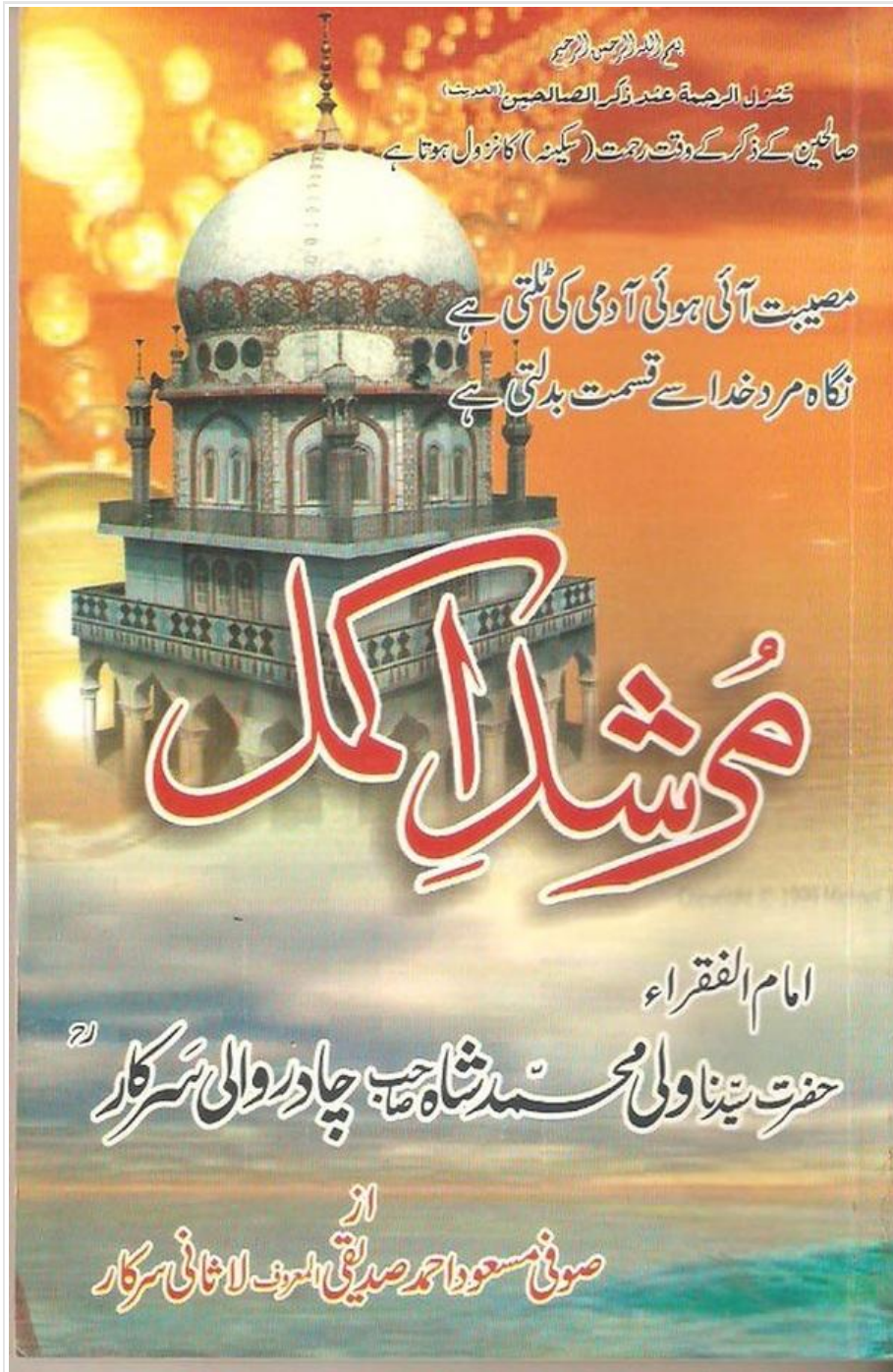
میں نے عمر کی حضور میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں۔

آزمائشوں کا یہ سلسلہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ عزت بھی نہ رہی وہ دوست احباب جو کبھی جان دینے کی باتیں کیا کرتے تھے ایسے وقت میں ساتھ چھوڑ گئے۔

عزیز واقارب نے بھی منہ پھیر لیا وہ میری عشق کے نشے میں مخمور نیم مجذوبانہ حالت دیکھ کر طرح طرح کی باتوں سے جگر چھلنی کرتے اور کہتے لگتا ہے یہ نشہ بھی کرتا اور جواء بھی کھیلتا ہے کیونکہ ہر وقت نشے کی حالت میں رہتا ہے اور ساری دولت وجائیداد بھی اتنی جلدی ختم ہوگئی۔

راہ حق میں ایسی ایسی بہتان بازی اور الزام تراشی کا سامنا کرنا پڑا جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ایک دفعہ میرے چند مخالف رشتہ داروں نے ایک آدمی کو ہزاروں روپے دے کر کہا کہ ہم فلاں دن اپنے خاندان کے بڑوں کو جمع کریں گے تم ان کے سامنے قسم کھانا اور کہنا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یہ ''ہیرا منڈی'' (بازارِ حسن) جاتا ہے۔ پھر جب وقت مقررہ پر سب لوگ جمع ہو گئے تو اس نے ایسا ہی کیا اور میں اتنے بڑے جھوٹ پر خاموش تماشائی بنا بیٹھا رہا۔

لیکن اس واقعہ کے صرف آٹھ دس دنوں بعد ہی وہ آدمی میرے پاس آیا اور رو رو کر معافیاں مانگنے لگا اور کہنے لگا کہ فلاں فلاں آدمی میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے ایک بڑی رقم دے کر مجھے ایسا کرنے کو کہا میں غریب آدمی ہوں، بچے بھوکوں مر رہے تھے میں بھی لالچ میں آ گیا لیکن جس دن سے میں نے جھوٹی قسم کھا کر بہتان لگایا اسی دن سے میرا دن کا چین اور راتوں کی نیند حرام ہوگئی ہے یہ خیال مجھے کسی پل چین نہیں لینے دے رہا کہ میں نے ایک بے گناہ اور نیک بندے پر اتنا بڑا الزام لگایا۔ پھر وہ انہیں گالیاں اور بددعائیں دینے لگا جنہوں نے اسے ایسا کرنے کو کہا تھا۔ ان دنوں شیطان مختلف لوگوں کی شکلوں میں آ کر مجھے اپنی فریب کاریوں سے ورغلانے اور راہ حق سے ہٹانے کی کوشش کرتا۔ اور میرے منہ سے ناشکری کے الفاظ نکلوانے کی کوشش کرتا لیکن جب میں اپنے دل کیطرف نظر ڈال کر دیکھتا تو وہاں کوئی گلہ، شکوہ ہونے کی بجائے کلمہ شکر ہی ہوتا۔ اور میں سوچتا کہ میرے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی کہ میرا سب

اور یوں اس نے شراب پینا چھوڑ دی۔ اس کے شیخ نے تصور میں آ کر ہی اسے گناہ کی عادت سے نجات دلا دی۔

میں نے یہ واقعہ سن کر کہا یہ پہلے وقتوں کی بات تھی اس وقت ایسے درویش ہوا کرتے تھے۔ آج کے دور میں ایسے مقام و مرتبہ کے درویش کہاں؟ (اس وقت میں چادر والی سرکارؒ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا) مجھے یہ بات کئے ابھی تھوڑے دن ہوئے تھے کہ میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں حیران رہ گیا۔

ہوا یوں کہ ایک دن جبکہ گرمی بہت زیادہ تھی۔ سب اپنے اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے۔ اس وقت بازار کی رونقیں بھی گرمی کی وجہ سے ماند پڑی ہوئیں تھیں۔ میں غلہ منڈی اپنی دکان پر اکیلا تھا۔ اتنے میں ایک گانے بجانے والی عورت وہاں آئی۔ شیطان نے مجھے ورغلایا اور اسے دیکھ کر میری نیت میں فتور آ گیا۔ تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے فعل بد کا ارادہ کیا اور اس کی مرضی سے اسے اندر لے آیا۔ اندر آ کر میں نے دروازے کی کنڈی لگالی۔ پھر جیسے ہی میں نے غلط ارادے سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ پیر و مرشد چادر والی سرکارؒ تیزی سے آستانہ عالیہ سے پرواز کرتے ہوئے وہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے مجھے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا اور بڑے جلال میں فرمایا۔

"او کتے! یہ کیا کر رہا ہے تو"

دہشت کے مارے میری چیخ نکل گئی تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ میں دور زمین پر جا گرا اس عورت نے جب پیر و مرشد کو دیکھا تو بڑی حیران ہوئی کہ دروازہ تو بند تھا (کنڈی لگی ہوئی تھی) پھر وہ (پیر و مرشد) اندر کیسے آ گئے پھر جب اس نے میرے گال پر تھپڑ کا نشان، میرا خوف سے کانپنا اور زمین پر گر کر معافیاں مانگنا دیکھا تو خوف سے اس کی بھی چیخیں نکل گئیں اور وہ بھی دوڑتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

اور مجھے تو خوف سے کئی دن بخار رہا، میں بڑا حیران تھا کہ یہ کیسے مرشد ہیں جو اپنے مریدوں کے حال سے ایسے باخبر ہیں میں تو اس واقعے کو سن کر ہی کہہ رہا تھا کہ آج کے دور میں

"دیکھو جی! ہم تو اسی لئے تمہیں منع کر دیتے تھے کہ تم ڈر جاؤ گے"

پھر آپ وہیں سے تشریف لے گئے اور اس کے بعد دوبارہ کبھی اسے نظر نہیں آئے۔

☆ حضرت چادر والی سرکارؒ کی مرید ایک عورت (جس پر آپ کی بہت نظر کرم ہے) وہ بتاتی ہیں کہ آپ سرکار روزانہ تہجد کے وقت اس سے ملنے کے لئے جسم سمیت تشریف لاتے ہیں کچھ دیر قیام فرماتے ہیں اور پھر اس کے بعد واپس تشریف لے جاتے ہیں اور اس پر یہ کرم کافی عرصہ سے جاری ہے۔

راز فاش ہو گیا

کسی گاؤں میں چادر والی سرکار کا ایک مرید رہتا تھا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا۔ اکثر بڑے شوق اور محبت سے سرکار سے ملنے آتا۔ ایک دن جب وہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو پیرو مرشد سے عرض کی۔ سرکار آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ جب آپ پردہ فرما جائیں گے تو مجھ سے روز ملنے آیا کریں گے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ جیسے اب میں روزانہ آپ کی زیارت کرتا ہوں بعد میں بھی کرتا رہوں۔

جب اس نے چند مرتبہ اسی طرح اصرار کیا تو آپ نے وعدہ فرما لیا اور جب آپ سرکار پردہ فرما گئے تو وعدہ کے مطابق روزانہ اپنے اس مرید سے ملنے کے لئے اس کے گاؤں آتے۔ وہ روزانہ شام کے وقت گاؤں میں باہر چارپائیاں بچھا کر بیٹھ جاتا۔ گاؤں کے دوسرے لوگ بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے اور رات گئے تک باتیں کرتے رہتے۔ آپ سرکار بھی روزانہ شام کو اس سے ملنے کے لئے آتے اور ان کے پاس بیٹھ کر باتیں بھی کرتے۔

ایک دن اس گاؤں کے ان لوگوں نے (جو کہ اس کے پاس بیٹھتے تھے) اس سے پوچھا یہ کون تھے جو کچھ دنوں سے روز تم سے ملنے آتا ہے؟ پہلے تو اس آدمی کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ تو اس نے خوشی میں انہیں بھی بتا دیا اور کہنے لگا کہ یہ میرے پیر و مرشد ہیں جو کہ اب پر
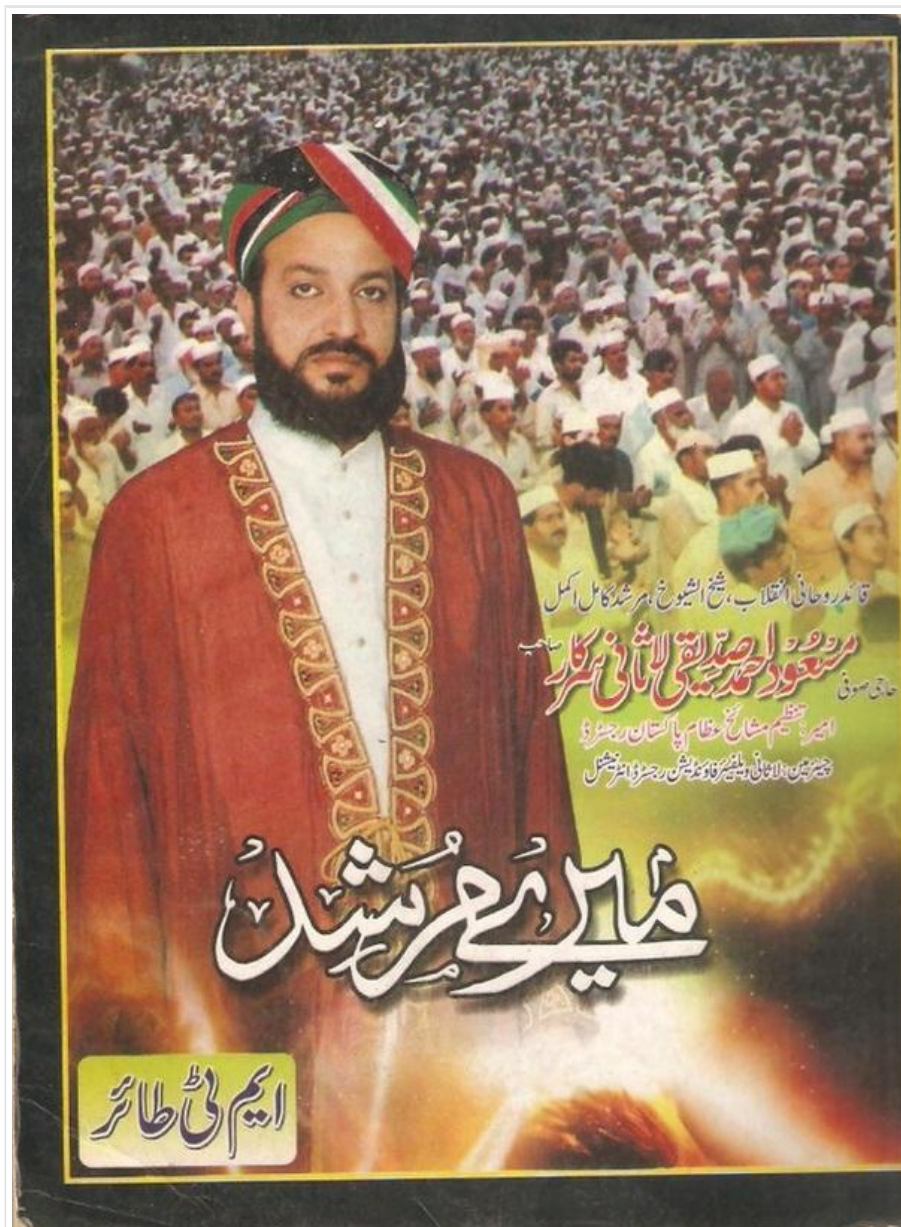
ارا تو یہ ایمان ہے کہ ہمارے شیخ جب اور جیسے اور جس انداز سے چاہیں نواز دیں، باقی باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اور پھر اس محبت کی
...ت سے ہم پر ان مشائخ کی کیسی کیسی کرم نوازیاں اور عطائیں ہیں۔

واقف اسرار حقیقت جناب مرشد اکمل، پیر دستگیر نے ایک حکایت سے محبت شیخ کی اہمیت واضح کی۔ فرمایا! ایک بزرگ کی عمر
...انی ہوگئی تو انہوں نے سوچا کہ میں اپنا جانشین مقرر کر جاؤں۔ ان کے دو خادمین خاص تھے، انہوں نے سوچا کہ ایک تو صاحب ثروت اور
...لدار ہے جبکہ دوسرا غریب اور مفلوک الحال ہے، اگر میں مالدار اور صاحب حیثیت شخص کو اپنا نائب مقرر کروں گا تو وہ کل کو نذرانوں اور
...دمات کی رقم دیکھ کر نہیں ڈولے گا، نہ ہی طمع ولالچ رکھے گا اور امیر وغریب کی تمیز بھی نہ رکھے گا۔ جبکہ غریب آدمی آئندہ اپنے معاملات
...لچ کی بنیاد پر ہی چلائے گا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ بارگاہ خداوندی میں پیش کیا تو فرمان ہوا کہ پہلے ان دونوں کو اچھی طرح جانچ پرکھ لو،
...ہیں جلدی نہ کر بیٹھنا۔ انہوں نے ایک روز اپنے امیر خادم کو طلب کیا اور راز داری اور اعتماد میں لے کر اسے تاکید کی کہ کسی کو نہ بتانا مگر
...سئلہ یہ کہ کسی وجہ سے مجھ سے فلاں مہمان قتل ہوگیا ہے اور میں نے اسے پچھلے صحن میں دفنایا ہے۔ تم ذرا مٹی وغیرہ درست کر دو اور بس اس
...ت کا اہتمام رکھنا کہ کسی کو علم نہ ہو۔ خادم نے زمین دیکھی تو نرم اور گیلی تھی، اس نے مٹی درست کی اور چپ چاپ گھر چلا گیا اور بے چینی
...ے ساری رات کروٹیں بدلتا رہا۔ اس کی بیوی کو شک گزرا تو اس نے بار بار دریافت کیا؟ تھوڑی سی پس وپیش کے بعد اس نے اپنی
...یوی کو سارا ماجرا سنا دیا اور تاکید کی کہ کسی کو بتانا نہیں۔ اس کی بیوی نے صبح ہی پڑوسن کو اعتماد میں لے کر راز داری سے یہ سارا ماجرا سنا دیا۔
...وں چند دنوں میں ہی بات کوتوال شہر تک پہنچ گئی اور پیر خانے پر چھاپہ پڑ گیا۔ کھدائی کی تو وہاں سے ایک لحاف اور بکری کی ہڈیاں برآمد
...وئیں۔ امیر خادم کہنے لگا جناب انہوں نے لاش کسی اور جگہ منتقل کر دی ہوگی کیونکہ وہ مہمان اس دن کے بعد واقعی مجھے نظر نہیں آیا۔ اس
...رویش نے آواز دی تو وہ مہمان بھی عقبی کمرے سے چل کر باہر آ گیا، جس کے قتل کا الزام تھا۔ اس نے بتایا کہ میں ان کا ذاتی مہمان ہوں،
...وتوال نے الزام لگانے والے شخص کو قذف (جھوٹا الزام) کے جرم میں زنداں میں ڈال دیا۔

...س کے بعد اس بزرگ نے دوسرے خادم کا جو نسبتاً غریب تھا، امتحان لینے کا فیصلہ کیا، اسے کمرے میں بلایا اور کہا جاؤ اور میرے لئے
...راب لاؤ وہ شخص بھاگم بھاگ گیا اور غیر مسلموں کے بازار سے شراب لے کر آیا اور پیش کر دی۔ پیر صاحب وہ شراب لے کر اپنے حجرے
...یں چلے گئے اور کچھ دیر بعد مخمور سے باہر تشریف لائے اور مرید سے کہنے لگے! میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو، کیا تم کسی کو
...سکتے ہو، وہ مرید اپنے گھر گیا کہ اس کی نئی شادی ہوئی تھی اور بیوی بھی بے حد خوبصورت تھی، کہنے لگا آج تک تم سے کوئی بات نہیں منوائی،
...ندگی میں پہلی مرتبہ ایک بات منوانا چاہتا ہوں کہ آج پہلی مرتبہ میرے پیر صاحب نے ایسی خواہش کا اظہار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ
...پ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی ہو، میری گزارش ہے کہ خوب بن سنور کر اور سنگھار کر کے میرے ساتھ چل اور پیر صاحب تجھے جو بھی حکم دیں
...س میں کسی طرح بھی سرتابی نہ کرنا۔ اس نے اپنی بیوی کو پیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پیر صاحب نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہنے لگا
...ضور کی ہی لونڈی ہے، پیر صاحب سمجھ گئے کہ یہ اس کی بیوی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا کوئی بازاری عورت نہیں ملی تھی۔ مرید نے جواب
...یا کہ میری غیرت نے گوارا نہ کیا کہ کوئی بازاری عورت لے کر آؤں اور یہ کہ مجھے تو یہ بہت زیادہ خوبصورت لگتی ہے۔ پیر صاحب کہنے لگے

کہ ہاں ہے تو یہ بہت خوبصورت اور اسے اپنے حجرے میں لے گئے اور اسے حجرے میں بٹھا کر فوراً ہی باہر تشریف لے آئے تو دیکھا کہ مرید نماز میں تھا، آہٹ محسوس کر کے اس نے سلام پھیرا اور پریشان ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور کیا ہوا؟ آپ باہر کیوں تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون سی نماز پڑھ رہے تھے۔ مرید کہنے لگا کہ میں تو سجدہ شکر ادا کر رہا تھا کہ آپ نے میری خدمت قبول کر لی۔ بزرگ نے ارشاد فرمایا! تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ یہ سب گناہ کبیرہ ہے میں کیسے یہ سب کچھ کر سکتا ہوں؟۔ اس شخص نے عرض کی! حضور میرا ایمان ہے کہ بڑے سے بڑا شرابی، زانی، فاسق، فاجر، شخص خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر آپ اس کے سر پر ہاتھ ہی رکھ دیں تو وہ آپ کی ذات بابرکات کے طفیل ہی بخش دیا جائے گا۔ تو خود آپ کو کیسے اللہ تعالیٰ ان گناہوں پر گرفت کرے گا۔ بزرگ یہ سن کر نہایت خوش ہوئے اور اسے حجرے کے اندر لے گئے جہاں ایک الماری میں اس کی لائی ہوئی شراب ویسے ہی پڑی ہوئی تھی اور کہنے لگے کہ میں نے شراب نہیں پی تھی اور پھر اس کی بیوی کے سر پر ہاتھ رکھا کہ یہ ہماری بیٹی ہے اور یہ تو تیرا امتحان تھا اور آج تو اپنے پیر کی رضا حاصل کر گیا اور اسے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد مرشد اکمل نے حافظ شیرازی کا ایک شعر سنایا کہ جس کا ترجمہ ہے! پیر پر مرید کا ایمان اور محبت اس قدر کامل ہونی چاہئیے کہ اگر پیر ایک طرف شراب اور دوسری طرف سور کا گوشت اور طوائف لئے بیٹھا ہو تو مرید کے دل میں اگر کیوں کا لفظ بھی آ گیا تو وہ سچا مرید نہیں۔

ارشاد فرمایا! سالکین سے ہمیشہ محبت کے ہی امتحان لئے جاتے ہیں کہ شیخ سے محبت کہاں تک پختہ ہو چکی ہے اور ویسے بھی طریقت میں سب کچھ ادب ہی ہے۔ مجاہدوں سے بھی یہی چیز حاصل ہوتی ہے۔ جب کسی شخص کو یہ علم ہی نہیں کہ پلاؤ کیا ہے؟ اس نے کبھی دیکھی ہی نہیں، نہ مزا چکھا اور کسی شخص کو یہ پتہ ہی نہیں کہ جہاز کیا ہے اور نہ اس نے جہاز میں سفر کیا؟ تو اگر اسے انتہائی بااعتماد شخص جو پلاؤ کھا چکا ہے اور جہاز میں بھی سفر کر چکا ہے، اس بارے میں بتائے تو اسے یقین کرنا ہی ہوگا۔ اسی طرح روحانیت کا پتہ ہی نہیں تو بس جس طرح مرشد کہتے ہیں کرتے جاؤ، مانتے جاؤ، بے جا سوال مت کرو اور چپکے رہو اور چپکے رہو۔ باقی سب مرشد کا کام ہے اور مرید مرشد کے ہاتھوں میں ایسا ہے جیسے غسال کے ہاتھوں میں مردہ۔

اس نکتہ کی وضاحت کے بعد آپ نے گھڑی کی جانب دیکھا لیکن کسی قدر خاموشی کے بعد اپنے بیان کو جاری رکھا اور فرمایا کہ اسی طرح محبت کے امتحان کے بارے میں بھی نہایت اہم نکتہ یہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے، بس حقیقی طور پر عجز کو اختیار کرے اور اپنے شیخ کی عزت کو اپنی عزت پر فوقیت دے۔ نقص یہ ہوتا ہے کہ جب سالک اپنے آپ کو بھی شیخ کے مقابلے میں کوئی مقام دے تو یہی نقص ہے۔ یاد رہے کہ کسی بھی غلط بات یا نقصان کو کبھی تنہائی میں یا کسی کے سامنے شیخ کی جانب منسوب نہ کرے بلکہ اگر شیخ کسی وقت کسی غلط کام کا حکم کرے اور شیخ کے کہنے پر مرید حکم مانتے ہوئے اس کام کو انجام دے دے اور بعد ازاں کسی وقت یہ کہہ دے کہ میں نے فلاں (غلط) کام شیخ کے کہنے پر کیا ہے تو وہ بھی امتحان میں فیل ہو گیا۔ غلط بات یا نقصان کو ہمیشہ اپنے اوپر ہی لیں۔ خواہ وہ شیخ نے فرمایا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ امتحان جو بھی لیا جاتا ہے محبت کا ہی لیا جاتا ہے۔

اللہ
نوری کرنیں
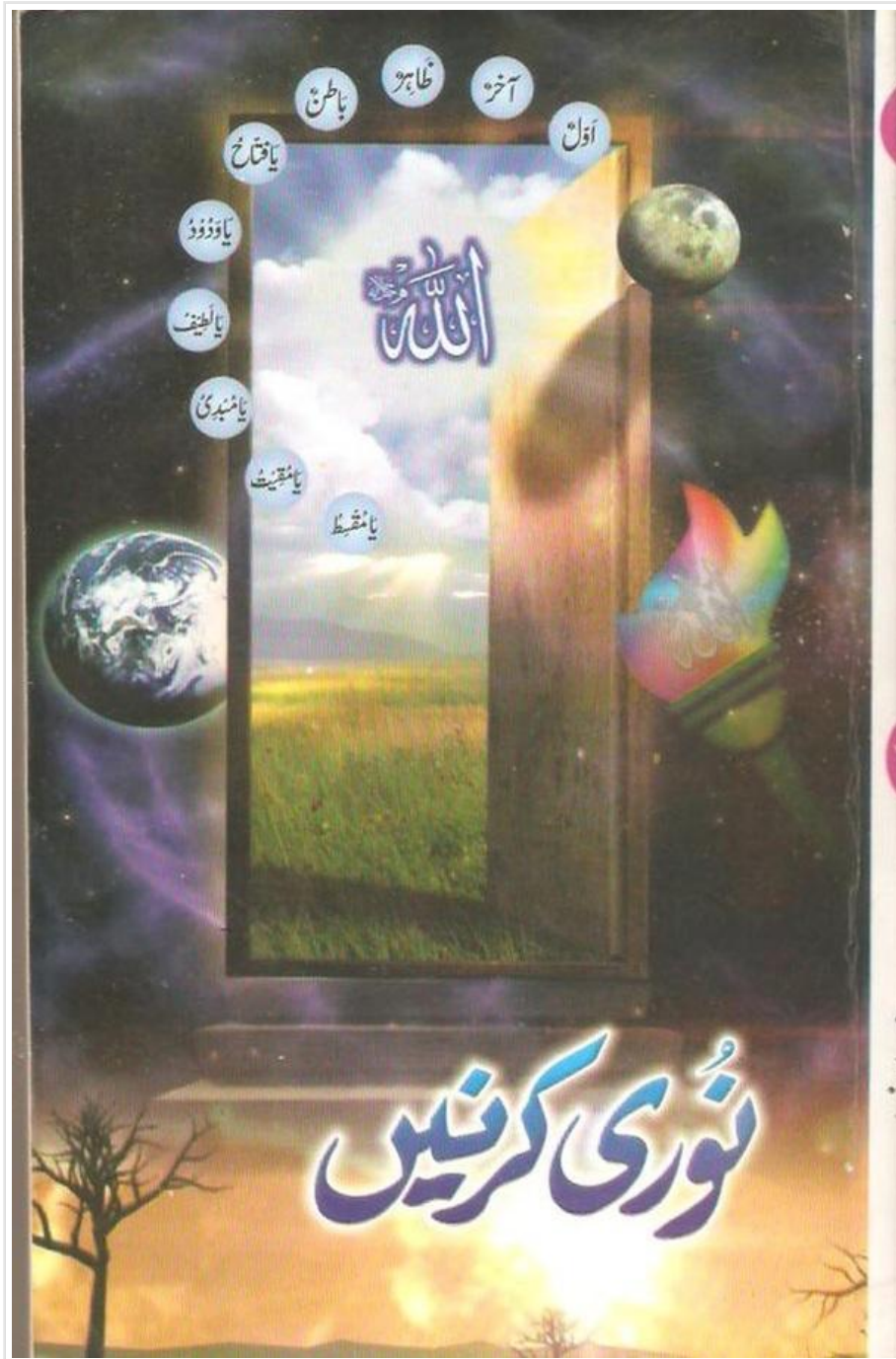
ـیت پرستی اور فحاشی اپنے پورے عروج پر ہے ایسی بزرگ ہستی کا موجود ہونا ہی کرامت ہے۔

اخلاق حسنہ

آپ کی سیرت پاک سے اخلاق عالیہ کا درس ملتا ہے۔ آپ نے اپنی ذات کیلئے بھی غصہ نہیں فرمایا ـدی بھی سخت لہجہ میں گفتگو فرمائی۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ کوئی نیا ملنے والا بھی آپ کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔

عاجزی وانکساری

تواضع اور انکساری آپ کا وصف خاص ہے۔ آپ تشریف لانے پر اہل محفل کو کھڑا ہونے سے منع ـتے ہیں۔ اگر خود اوپر ہوں تو دوسروں کو بھی اپنے برابر میں جگہ دیتے ہیں۔ حکم دینے کی بجائے اپنا کام خود کر ـتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ کا کام کرنے کیلئے بڑھتا ہے تو آپ منع فرمادیتے ہیں غرور تکبر نام کی کوئی چیز نہیں۔ آپ ـوگوں میں گھل مل کر رہتے ہیں۔ اس لئے اکثر لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ بار ہا دیکھنے میں آیا کہ وہ لوگ جو ـلی مرتبہ آپ کی زیارت بابرکت کیلئے آتے ہیں آپ کی حد درجہ انکساری کی وجہ سے آپ کو پہچان نہیں سکتے اور ـپ ہی سے آپ کا پتہ پوچھتے ہیں۔ آپ کی عاجزی کا یہ عالم ہے کہ عقیدت مندوں سے اکثر فرماتے ہیں میرے ـلئے بھی دعا کیا کرو۔ اگر کوئی دعا کیلئے عرض کرتا ہے تو فرماتے ہیں میں تو خود گنہگار ہوں۔ حاضرین محفل سے ـتے ہیں کہ آپ سب بھی دعا کریں۔ اللہ سب کی سنتا ہے۔ آپ جب اپنے مرشد کی عطاؤں اور نوازشات کا ـکرتے ہیں تو عاجزی وانکساری کے ساتھ فرماتے ہیں۔

میں گلیاں دا روڑا، کوڑا
مینوں محل چڑھایا سائیاں

سادگی

آپ سادہ اور تکلف سے پاک زندگی بسر فرمارہے ہیں۔ کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے میں کوئی تکلف ـنمود و نمائش کو پسند نہیں فرماتے۔ عام اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ زمین، چٹائی اور فرش جہاں جگہ ـبیٹھ جاتے ہیں۔ آپ کے استعمال کی کوئی چیز علیحدہ نہیں بلکہ بوقت ضرورت اپنی ذاتی اشیاء مثلاً کپڑے، ـوغیرہ مریدین کو استعمال کیلئے عنایت فرمادیتے ہیں غرضیکہ ہر کام میں سادگی اور بے تکلفی کو پیش نظر رکھتے ـکہ دوسروں کو کسی قسم کی جھجک یا شرم محسوس نہ ہو۔
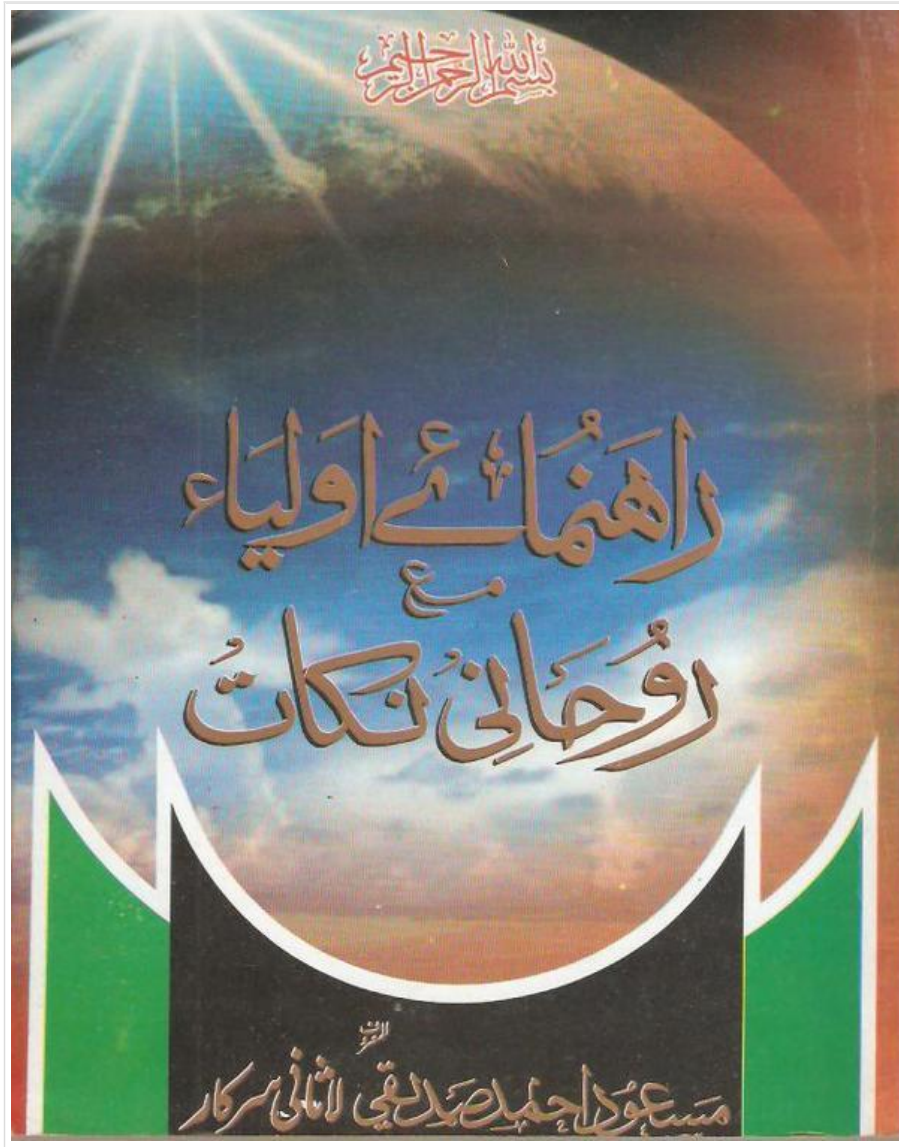
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
راھنمائے اولیاء
مع
روحانی نکات
مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار

"دو نفل شکرانہ ادا کرو اور دوسروں کو بھی بتاؤ"

مجھے اس کی بات سن کر بہت خوشی ہوئی اور میں نے شکر ادا کیا اور کہا کہ یہ صرف اور صرف میرے آقا ﷺ کی نظر کرم اور محبت ہے کہ لوگوں کو اس در پر بھیج رہے ہیں اور یہ بھی کہ بیعت حضور ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے اور اس پر اظہار شکر واجب ہے۔

چائے کا لنگر

آستانہ عالیہ لاثانیہ پر چائے کا لنگر بھی اللہ کے حکم سے ہی شروع کیا گیا اس میں روحانی وجسمانی دونوں طرح کا فیض ہے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

رنگ دار عمامہ اور بیش قیمت لباس کی وجہ

میں رنگدار عمامہ، جوتا اور کبھی کبھار جبہ بھی استعمال کر لیتا ہوں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ دار چیزیں فیشن کے طور پر استعمال کرتا ہوں حالانکہ ان کا استعمال میں نے اپنی مرضی اور خواہش سے نہیں بلکہ اللہ و رسول ﷺ کے حکم سے شروع کیا ہے۔ آج سے کئی سال قبل میرے مالک و معبود اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

"تم سرخ، سبز، سیاہ، سفید، سنہری (گولڈن) اور جوگیا رنگ پہنا کرو"

پھر چند سال بعد اللہ جل شانہ نے دوبارہ کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "اپنے پرانے کپڑے اور جوتے استعمال نہ کیا کرو یہ تقسیم کر دیا کرو، ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا لباس، جوتا، رہائش کی جگہ اور دیگر استعمال کی چیزیں (برتن، بستر وغیرہ) بہت اچھے (بیش قیمت) ہوں"۔

http://www.scribd.com/doc/51035561/Sufi-Masood-Ahmad-Almaroof-Lasani-Sarkar-Ka-Kirdar-o-Hayat-per-Ayk-Nazar